

41

سلسل اشاعت کا
السال، 32

اشاعت خودی
فاسطین نمبر

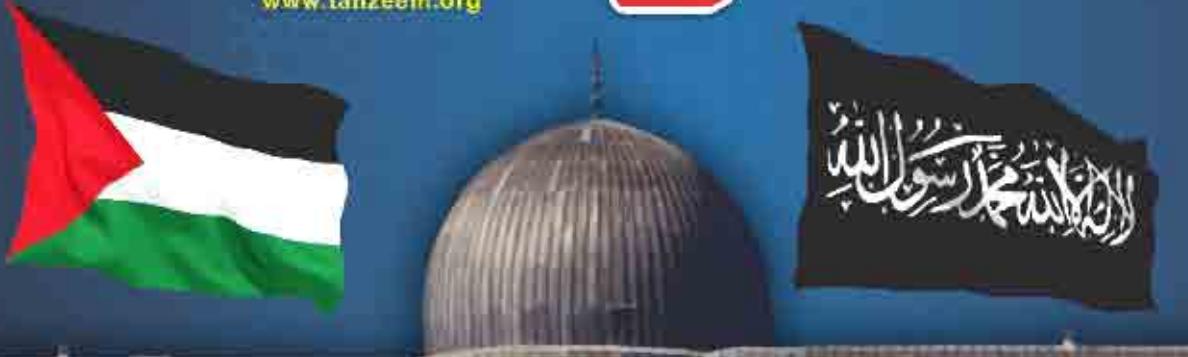
۱۴۴۵ھ، ۲۴ آگسٹ، ۲۰۲۳ء



تanzeeem.org
خلافت رائجہ کا نظم

ندائے خلافت

www.tanzeem.org



Palestinian Loss of Land 1947 to Present



آيات: 59، 60

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة العنكبوت

قُلْ حَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادَةِ الَّذِينَ افْتَأْلَفُوا ۖ أَنَّ اللَّهَ خَيْرٌ أَمَا مَا يُشَرِّكُونَ ۖ
أَكْثَرُهُمْ خَلَقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَا كَانُوا يَتَوقَّعُونَ ۖ فَإِنَّمَا يُشَرِّكُونَهُمْ بِهَذَا أَيُّوبَ
ذَاتَ بَهَجَةٍ ۗ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا سَعْيَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ مَعَ النَّاسِ ۖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ۖ

لفتہ: (قُلْ حَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادَةِ الَّذِينَ افْتَأْلَفُوا) "اپ" کو دیکھئے کہ کل حداں کل ہر کوہ کے لیے ہے اور سلام ہے اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے ملن لیا ہے۔

یعنی تمام انبیاء و رسول ﷺ کے پختے ہوئے لوگوں

(أَنَّ اللَّهَ خَيْرٌ أَمَا مَا يُشَرِّكُونَ ۚ) "کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو پیر شریک ہنا ہے ہیں؟"

ذرا سوچ کر اللہ کے مقابلے میں تمہارے ان معمودوں کی کیا حیثیت ہے؟ تم لوگ خود تسلیم کرتے ہو کر تمام اختیارات کا اک اللہ ہی ہے تو ہمارا ان بے اختیار مسجدوں کو تم کس حیثیت سے پہنچتا ہے؟

لفتہ: (أَكْثَرُهُمْ خَلَقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَا كَانُوا يَتَوَقَّعُونَ ۖ) "بھلا کون ہے جس نے ہمارا کیا آسمانوں اور زمین کو اور

آسمان سے تمہارے لیے پائی اماں؟"

(فَإِنَّمَا تَنَاهُوا عَنِ الْحَقِيقَةِ ۖ) "ہمارا کہا رہے ہے تم نے پوروں باقات اگاہے۔"

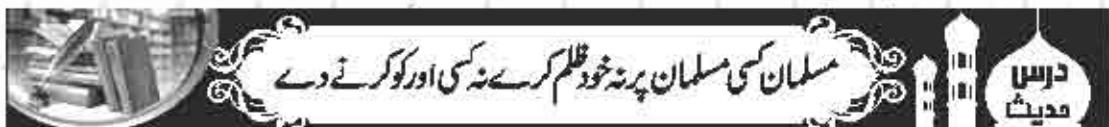
(مَا كَانُ لَكُمْ أَنْ تُنْتَهِيُوا إِلَيْهِنَّا ۖ) "تمہارے لیے ہم نہیں ہمارا کان کے درخواں کا خدا ہاگا کہے۔"

کہ اللہ ہی ہماروں کو چلاتا ہے بارش بر ساتا ہے موسویں کو سازگار بنتاتا ہے اناج اگاتا ہے غرض تمام امور ای کے حکم اور اسی کی قدرت سے انجام پاتے ہیں۔ اللہ کی قدرت کا ملم کے ہیں کا میں اعاذ سورۃ الواصیہ میں لکھا ہے۔

(إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُحْسِنِينَ ۖ) "کیا کوئی اور مسیو بھی ہے اللہ کے صاحب؟"

کیا ان سارے کاموں میں اللہ کے صاحبوں کوئی اور الہ بھی شریک ہے؟

(إِنَّمَا فَتَنُّهُ بِمَا يَرَى لَوْلَمْ يَرَى حَتَّىٰ يَأْتِيَهُ ۖ) "لکھ دیا ہے لوگ ہیں جو (آن سے) آخرات کر رہے ہیں۔"



عن ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ، أنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (الْمُسْلِمُ أَخْوُ الْمُسْلِمِ لَا يُظْلِمُهُ وَلَا يُشْلِمُهُ وَمَنْ حَانَ فِي عَاجِدَةٍ أَبْخِسْهُ حَلَقَةً لِلَّهِ يَعْلَمُ
حَاجِجهُ وَمَنْ حَاجَهُ فَرَجَعَ عَنِ الْمُشْلِمِ) تَوْرِيدُهُ فَرَجَعَ لِلَّهِ عَنْهُ ۖ هَذَا كَوْنَتُهُ مِنْ كُوْنَاتِهِ وَمَنْ حَاجَهُ مُشْلِمًا سَعَدَهُ اللَّهُ بِهِمْ
الْوَيْتَانِ (تلک علیہ)

حضرت محمد اشہمن عرب ہے نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک مسلم دوسرے مسلم کا بھائی ہے، لیکن اس پر ٹبلہ کرے اور ڈبلہ ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی اس کی تیامت کی بڑی صیحت کو درغیرہ کرے گا۔ جو شخص کسی مسلم کی ایک صیحت کو درکرے، اللہ تعالیٰ اس کی تیامت کی بڑی صیحت کو درغیرہ کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلم کے سبب کو چھپائے اللہ تعالیٰ تیامت میں اس کے سبب چھپائے گا۔"

نذر خلافت

تناخلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لاکھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگر

شیعہ اسلام کا ترجیح انقلاب خلافت تغیر

بانی: اقتدار احمد (۲)

32 جلد 1445ھ ۱۰ ربیع الاول ۲۰۲۳ء
41 صفحہ ۳۰ جولائی ۲۰۲۳ء

مدیر مسنون حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

اداری معاون فرید اللہ مرود

نگاہ طباعت: شیخ حسین الدین

پبلیشور: ابو سید اسحاق طباطبی، بشیدا حسین چوہدری
محلہ: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی مدرسہ علمی

"دارالاسلام" مائن ریڈیو، بک اسپر، پوسٹ کاؤنٹری 53800
فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org
64700، نکاول، لاہور
فون: 03-3688001-03، 368834000
nk@tanzeem.org

تیجت فی شہر ۲۰ روپے

سالانہ دری تعلیم

انحرافی ملک ۸۰۰ روپے

بیرون پاکستان

امیرکے کنیت آرٹیلیاڈ فوریہ (21,000 روپے)

اطلاقی اسٹیشن ایشیا اریزونا (16,000 روپے)

ذراں میں آرڈر بیاپ آرڈر

مکتبہ مرزا، جسون خدا، مکتبہ مکتبہ مکتبہ کے مخون سے ارسال

کریں، جیک اول انڈس کے بھائے

Email: maktaba@tanzeem.org

مکتبہ کا صحن مکار حضرت کی تمام آرامہ
سے پورے طور پر تعلق رہتا ہے اور اس کی خدمت

آنے والے دور کی دھند لی سی تصویر

جب سے دنیا مکمل و پُلیتی ہے جیتنا لوگی میں برتری رکھنے والے چند ممالک میں دنیا کی پھر بلکہ پرمیوت پنڈ کے لیے دوڑگی ہوئی ہے۔ وہری جگہ عظیم کے بعد اس حوالے سے ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کا جنون دکھائی دیتا ہے۔ اس جگہ کا ایک تجھی تو یہ کلا کوت کا عالمی مرکز لہریں سے واٹکشن مختل ہو گیا۔ افغانستان نے ایشیا اور افریقہ سے لکھا شروع کر دیا۔ امریکہ کو اپنا بڑا بھائی تسلیم کر کے اُس کی بالا دستی قول کر لی۔ دنیا BI-Polar ہو گئی۔ دنیا میں دو پروپریتیں وجود میں آگئیں (1) امریکہ (2) سوویت یونین۔ یورپ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا مغربی یورپ اور مشرقی یورپ۔ درحقیقت یہ زیادہ تر اقتصادی تقسیم تھی۔ امریکہ کی سرکردگی میں مغربی یورپ سرمایہ و ادارتی نظام کو لے کر آگے بڑھا اور سوویت یونین جو اصلاحوں میں وسطی ایشیا کی سابق مسلمان ریاستوں کو اپنے اندر فتح کر کے وجود میں آیا تھا۔ اس نے مشرقی یورپ کو اپنے زر اثر لے لیا اور وہاں اشتراکیت نے فریے ڈال لیے اور کیونزم نے اپنے چھٹے گاڑی لیے۔ اگرچہ غیر جانبدار ممالک کی بھی ایک عظیم سانس آئی لیکن وہ حقیقت کم اور سیاسی شعبدہ بازی زیادہ تھی۔ بھارت اور مصر بھی ممالک نے اس سیاسی شعبدہ بازی سے کافی فائدے حاصل کیے۔ امریکہ اور سوویت یونین اپنے اپنے اتحادیوں کے ساتھ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ میں اصل فرق تھے۔ تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کو صرف یہ کلراحت ہوئی تھی کہ ہر شیئے میں وہ دوسرے کو پہنچے چھوڑ دے۔ امریکہ پہلے ایتم ہم بنائے میں کامیاب ہو گیا (اگرچہ یہ نازی جرمن سانس داول کا کارنامہ تھا) لیکن یہ امریکہ کو مختل ہو پہنچے تھے تو سوویت یونین خلاصی جاتے والا پہلا ملک بن گیا۔ پھر چاہکی طرف دوڑگی وہاں امریکہ پہنچے ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل مقابلہ سیاسی اور مسکری سطح پر تھا، سانس اور جیتنا لوگی میں ترقی اُسی کا ایک

محظا۔ اس دوران دونوں پروپریتیں حکوم گھفاریں اور یا قی دنیا کے فیلم اور سجدہ دار قیادت رکھنے والے ممالک فائدہ اٹھاتے رہے اور پاکستان جیسے ممالک ہاتھیوں کی اس جگہ میں استعمال بھی ہوتے رہے اور پہنچتے بھی رہے۔ ہم اس حوالے سے چند مثالیں دے کر قارئین کو بتائیں کی کوشش کریں گے۔ کس طرح دونوں پروپریتیں ایک دوسرے کو مختلف محاذاوں پر پہنچا کر خود سبقت لے جانے کی کوشش کرتی رہیں تاکہ قارئین یہ سمجھ سکیں کہ موجودہ فرضیہ کی جگہ کا حقیقی پس مختار کیا ہے۔

ماڑے گھن کے میں کو امریکہ نے تسلیم نہ کیا اور تائی ان کو اصل میں تراوے دیا۔ سوویت یونین نے شروع میں میں سے اچھے تعلقات بنائے۔ امریکے نے اپنی چوہڑاہٹ کے لیے شماں دیتے تام پر جعل کیا تو میں اور روؤں میڈان میں آگئے اور گوریلا اور میں شماں دیتے تام کی بھرپور دعویٰ کی۔ تجھیے کلا کوت کا عالمی مرکز مختل و خوار ہوا اور اس کے فوجی چھوٹوں سے میں کا پڑوں پر چلا گئیں لکا کر جان

چاہا، لیکن اس ساری صحیح تان نے اسے زیادہ ذمہ دلیل کیا اور ایک پر قوت کی حیثیت سے دنیا میں اس کا بھی بہت بڑی طرح خراب ہوا۔ البتہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس کا تکبر اور جو نت اب تک اس ذات آئینہ کیست کو تسلیم کرنے میں حاصل ہے۔ اور وہ شب و روز ایسی حرکات کا مرتعکب ہو رہا ہے کبھی جنین کے BRI منصوبے میں رکاوٹیں کرنے کی منصوبہ بندی کرتا تھا اور بھی شرق یورپ کے ممالک کو نیویں شامل کر کے روں کے نظر آتا ہے اور بھی مشرق یورپ کے ممالک کو نیویں شامل کر کے روں کے لیے مسئلہ کھڑا کرتا ہے۔ روس چونکہ اقتصادی طور پر بھی پوری طرح خود کو سنبھال نہیں سکا۔ اس حوالے سے بھی امریکہ کی سازشیں جاری ہیں اور آخری کام اس نے یہ کیا کہ پوکرین میں حکومت تبدیل کرنے کے لیے سازشی کروار ادا کیا وہاں کے ایک ادا کار لیڈر کے ذریعے پوکرین کو نیویں کا حصہ بنانے کی منصوبہ بندی شروع کر دی۔ گویا روس کی بخش میں ایک عین اتحادی کی تجھیں تائی جا رہی تھیں تاکہ کسی وقت روں کی بخش سے حملہ کیا جاسکے۔ لیکن روں نے پوکرین پر گزشتہ سال حملہ کر دیا۔

پوکرین پر روں کے حملہ کے جواب میں امریکہ نے پاکستان میں رفتہ جمعیت کر کے روں اور جنین دو قبیلے کو ایک اہم سماجی سے محروم کر دیا۔ گویا امریکہ نے پوکرین پر روں کے حساب برداشت کر دیا۔ اسی دوران میں نے ایران، سعودی عرب کی صلح کرو کر امریکہ کو گھٹکا کیا۔ امریکہ نے ایک طویل عرصہ تک محنت کر کے ایران اور سعودی عرب کو ایک دوسرے کے مقابلے میں کھرا کیا تھا۔ پوکرین کا امریکہ پر سفارتی حملہ تھا۔ امریکہ اسرائیل اور سعودی عرب اور دوسرے کچھ عرب ممالک سے تعلقات کوئی جھٹ دے کر مشرق وسطی میں ایک زبردست سفارتی فوج شامل کرنے جا رہا تھا کہ 7 اکتوبر 2023 کو جس نے خود کی پائی سے اسرائیل پر ایسا خفیہ اور اندازہ حملہ کیا کہ دنیا شہنشہ رہ گئی اور اسرائیل واقع طور پر دش و خواس کھو دیتا۔

ماری رائے میں جس کے اس ملے میں اسرائیل کا جتنا جانی تھا اس نے اس کے اس ملے میں اسرائیل کا جتنا جانی تھا اس نے اس کے اس ملے میں اسرائیل جنگوں میں اتنا تھا اس نے اس کے اس ملے میں اسرائیل کا کوئی مقابہ نہیں دو پا رہ پا رہ ہو گیا۔ کون نہیں جانتا کہ جس کا اور اسرائیل کا کوئی مقابہ نہیں اور اسرائیل کے جو اپنی جعلے سے جس کو نکالا جائی اور شدید جانی اور مالی تھا اس پہنچ گا۔ لیکن اس تھا اس کے باوجود اس جگ کے کچھ ایسے تنازع میں آجیں گے جو اسرائیل کے لیے ذرا اونا خوب تاثیت ہوں گے۔ اسرائیل جو مذاکرات کا جھالا رہے کہ اور اسکے تعلقات کا جاں بچا کر عربوں کو کھڑائے جا رہا تھا وہ اب احتیاطی مشکل اور شاید ناٹکن ہو گیا ہے پھر

بچا کر جا گے۔ بہرہ اس طرح کی ہے اس سے بڑی قطبی سوویت یونین سے ہوئی۔ اس نے طاقت کے تراویں میں اپنے چھوٹے ہمایاںکے افغانستان پر مکمل قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن اس کی یہ کامیابی اس کی بدتری کا آغاز تھا۔ افغان ہمایہ دینے کے سب تاریخ سے سوویت یونین کے تراویں میں دم کر دیا ہے صورت حال و یکہ کہ امریکہ بھی ہمایہ دینے کی مدد کیا اور پاکستان کو اس کا ذریعہ بنایا۔ باقی سب تاریخ سے کہ اس طرح افغانیں نے ڈھن کوئی کا ناقچی پایا اور اس طرح پاکستان کی اشرافیہ نے ڈال دی، امریکہ اسکے بخوبی فروخت ہوا۔ لیکن پاکستان کی حکومت کے سچے میں کاشن کوف کلچر اور دوستی گردی آئی۔ بہرہ حال اب امریکہ صرف سوویت یونین کو مکمل بخوا دکھاتے میں کامیاب ہو گیا بلکہ اسے اقتصادی طور پر اس قدر بحال کر دیا کہ وہ اپنا وجہ قائم تر کر سکا۔ ضم شدہ ریاستیں الگ ہو گیں اور سوویت یونین روں کی قبضہ میں رہ گیا۔ اب روں امریکہ کی بالا وی عملی قبول کر چکا تھا اور امریکہ پر بھیم پا رہ آف دی دریائے یمنی واحد طاقتور ترین قوت ہے کہ سامنے آیا۔ یہ وہ وقت تھا جب امریکہ نے یورپ اور سامنے لا یا پولاری polari جس کا مطلب تھا اب امریکہ دنیا کا چودھری اور شہنشاہ عالم بن گیا۔ وہ اس بات کا دھوپیار ہو گیا کہ دنیا صرف میری تھا۔

تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی یہ حیثیت کو قبول نہیں کرتا ہے ایک طرف ڈنگ شاد ڈنگ کی تیاری میں جنین ایک اقتصادی قوت کی حیثیت سے ابھرنا شروع ہوا۔ دوسری طرف روں کوئین جیسا لیڈر ہے۔ روں کی مکری قوت تو یہ بھی زیادہ damage نہیں ہوئی تھی، اس کی اقتصادی ساستی بھی بحال ہونا شروع ہو گیکے۔

حقیقت یہ ہے کہ تاریخ کا سب سے بڑا اور اہم ترین سبق یہ ہے کہ تاریخ سے کوئی سبق نہیں سیکھتا۔ امریکہ نے بھی سوویت یونین والی قطبی دو ہزار کی قوت کو چھڑ دو دی۔ لیکن افغانستان نے ثابت کر دیا کہ وہ عالمی قوتوں کی اجتماعی قبر مستقبل میں افغانستان سے عی دریافت ہو گی۔ ان شاء اللہ اس جگہ میں امریکہ نے ایک اور جلالی قطبی کی کہ پہلے اجتنی عالمی چورہ اہم کو قرار دئے کے لیے مذاکرات کو طول دیا اور احتمانہ حمی کی شرائکار کر دیں، پھر مذاکرات کو مذاکرات کے ذریعے جمع کا ناتھ دینے کی کوشش کی۔ تاکہی پر مذاکرات کو ایک روشن کا معاملہ یا باعزمت رخصی بنانا

بانیاں پاکستان کی آراء

ملاحم قتل

مکمل جگہ حجیم کے بعد ان بريطانیوں نے سازش کے ذریعہ میریں اور ترکوں کو آئندہ میں ادا کریتے المقدس سے ترکوں کو پہنچ لیا اور میریوں کو کوئی ملکوں میں تقسیم کرنے کے بعد ایسا ہی احراہ فارسی قائم کی۔ اسی وصیان 1917ء میں برتاؤلوی وزیر خارج بالغور نے "اطلان بالغور" کے ذریعہ کھودا بیان کو لفظیں میں آباد ہونے کی اجازت دی۔ یکم دسمبر 1917ء کے لفظیں سے مدد مانگنے والوں جا نکلا دیں اور خریدیں اور جنگوں نے الگ الگ کیا اُنہیں برلنی حکومت کے تعاون سے بے دخل کیا۔ دستاویزات کے ذریعہ بہت کمیا کریں جائیداد و پرارسل قابل ہمارے بڑوگ کے ڈام پر تحریر کیا۔

ہے خاک فلسطین پر یکمودی کا اگر حق
بپڑھے پر حق نہیں کیوں الی عرب کا
امیر اعلیٰ جناب

اس رائل کے قیام کے بعد ہذا عالم لے فرمایا تھا:

امراٹل ملٹری دیبا ۲۴ جاگہ کو چھپے
جب 25 اکتوبر 1947 کو قیامِ امراءٹل کا منصوبہ ہیں
کیا گیا تو اس کا عضم ہے رائٹر جنڈا سمجھی کی طور پر مشتمل فرمایا
”ظہریت کے سارے شیئر، خارے و موقوفت کی

وضاحت اقوام مختلف میں پاکستان وفد کے سربراہ تھے کروی ہے۔ مجھے اب بھی یہ امید ہے کہ قسم المظہن کوکس خوبی کے تحت مقرر کر دیا جائے گا ورنہ ایک خوناک ٹھیکش کا شروع ہونا گزیر اور لازمی امر ہے۔ یہ ٹھیکش صرف عربوں اور خوبی ٹھیک کرنے والوں کے درمیان نہ ہو گی بلکہ پوری اسلامی دنیا اس فیصلہ کے خلاف عملی بغاوت کرے گی کیونکہ ایسے فیصلہ کی حیاتیت نہ تاریخی اتفاقوں سے کی جائیکی اور نہ ہی سیاسی اور اخلاقی طور پر ایسے خالص میں پاکستان کے پاس اس کے صحابوں کوئی چارہ کا رہنا ہو گا کہ عربوں کی مکمل اور غیر مشرود حیات کرے اور خارجہ کو کیا چلتا ہے۔ وہ صفت ایک ادا کار کو کرنے کے لئے

یہ کہ اسرائیل کے مقام کی بہت سی کمزوریاں سامنے آئی ہیں اور سب سے اہم بات یہ کہا گرچہ دھیان
کہ سماجی سے ملاحتے میں اسرائیل اپنی وہشت قائم کر لے گا، لیکن زمینی حملہ کر کے اگر اسرائیل آگے نہیں
روز ہوتا تو وہ اصل بدف نہیں حاصل کر سکے گا۔ پھر یہ کہ زمینی حملہ کے جواب میں حزب اللہ جسے ایران کی
جماعت حاصل ہے، وہ اگر جگہ میں کو پڑتا ہے تو اسرائیل کی مکالات میں اضافہ ہو جائے گا۔ امریکہ
نے اپنا سب سے بڑا بھرپور قدری بذرگاہ میں پاکخانہ بیانے جس میں جدید ترین تھقیلار بھی ہیں اور دو
ہزار کے قریب فوجی بھی اسرائیل کی دو کوئی سکتے ہیں۔

ہم نے آفیز میں امریکہ اور چالف قوتوں کی دھیونگائشی سے جو آپ کو کاٹا گا کیا ہے، دیکھنا بایہ ہے کہ یہ کیونگی کیا تکلیف اختیار کرتی ہے۔ اگر ہمیں اور روں اسلو بارود اور درمرے مادی وسائل سے نہ صرف جہاں اور حزب اللہ بلکہ محلے کے دوسرے ممالک کی مدد کر کے ایک طویل عرصہ تک امریکہ کو شرطی و سلطی میں جنگ میں پہنچا دیتے ہیں تو ہم یہ جنگ وہ مسوات بھی اختیار کر سکتی ہے جس کے پارے نہیں، بہت سی احادیث مبارکہ ہیں اگر جہاں کا کوئی ہاتھ فرم ریم ہمیں معلوم نہیں ہے۔

بہر حال معلوم ہوتا ہے کہ اب کوئی انہوںی ووٹے جا رہی ہے۔ ایک اور بات ہم قارئین پر واضح کر دیں کہ جن بہت سی جگلوں کا ہم نے آغاز میں ذکر کیا ہے کہ وہ محض ایک درست پریبعت لے جاتے کے لیے لوگی تھیں لیکن یہ جگ آن سے بالکل مختلف ہے۔ اس جگ نے مستقبل کی ست ملے کرنی ہے۔ یہ جگ اس لیے بھی بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے کہ تکہ کسی ایک فرق کی پہلی مہمومنی یا واقعیتی نہیں ہوگی بلکہ اسرائیل اور اس کا سرپرست امریکہ اپنا بذوق حاصل کیے بغیر ویچھے بنتے ہیں تو انہیں آنے والے وقت میں بھی ایسے جملوں کا سامنا کرنا پڑتا رہے گا اور اگر حزب اللہ ایران کی سرپرستی میں جہاں کی کوئی مدد نہیں کرتا تو بھی لیں کچھ عرصہ بعد حزب اللہ کو بھی جہاں جیسی تباہی و برہادی کا سامنا کرنا پڑے گا اور ایران کو بھی نتائج بھکتا پڑیں گے۔ پھر یہ کہ جنک اور روں پر شرقی وسطیٰ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ اسرائیل قومیں یعنی جمیں کچھ عرصہ بعد عربوں کو بھی روشنڈا لے گا۔ لہذا اس جگ میں، سماں کے کوئی دار و نبیک رکھا جائے گا۔ کسکے کو افراد پر تکمیل ایکست کھا جائے۔

اس جنگ کے حاملے سے مسلمان ممالک کا طرزِ عمل اور روایہ الموناک عنی نہیں شرمناک بھی ہے۔ جو جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اس نے ماضی میں عرب اسرائیل جنگ میں اہم روپ ادا کیا تھا لیکن آج غزہ کے محاٹے میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان اپنی دگر گول حالات کی وجہ سے احادیث پر قابل ذکر رہا ہی نہیں۔ عرب ممالک بھی اس بات کو سمجھ لیں کہ اس جنگ میں لکھتے ہوئی تو انہیں اسرائیل سے اچھے تعلقات کا خیال دل سے کھڑا ڈالنا ہوگا۔ اس صورت میں انہیں اسرائیل کا باقاعدہ خلام بن کر رہتا ہو گا۔ وہ صرف اسرائیل کے باہجوار بن کر رہے گیں گے۔ وہ بھی وہ ہمیں پر اسرائیل مہمہ ہاں ہو گا اور نہ اسرائیل انہیں صفر ہستی سے مٹا لے سے درجی نہیں کرے گا۔ پھر عرب بھول جائیں کہ ان کے ساتھ محاملات مغارت کاری یا کسی قسم کے soft ملوک سے طے کیے جائیں گے۔ یہ جنگ مر جاؤ یا مار دو کی جنگ ہے۔ ذلت کی زندگی یا عزت کی موت، عربوں کو یکسو ہو کر فتح کرنا ہوگا۔ یاد رہے

مسیح الائمه

عام کفر اور امت مسلم کا طریقہ عمل اور ہماری ذمہ داری



مسجد جامع القرآن مقر آن اکیڈمی، کراچی میں امیر تحریم اسلامی محترم شیخ العالیٰ الدین شیخ علیؒ کے 13 اکتوبر 2023ء کے خطاب پر جمعی تخلیفی

حرب بھی اللہ کے عذاب سے ہے نہیں پاگئی گے۔
صلی اللہ علیہ کوچھا لیا اور زندہ انسان پر اٹھایا۔ یا اتحاد قائم
یہاں تک کہ اللہ کے آخری رسول مسیح علیہ السلام کے بھی سب
یتکھوڑیں اپنے کرم ﷺ کو کل کیا۔ مسیح نے اپنی کیا ہے
سے بڑے دشمن بھی لوگ تھے اشارہ اباری تعالیٰ ہے
کہ صرف ایک دن میں تی سو ایک دن لے 43 اپنے کرم ﷺ
کو کل کیا۔ اللہ تعالیٰ مریم سلام علیہ کے ہاتھے میں
الیکھوڑہ والی لیٹھنیک آفتر ٹھوک (المسندہ: 82)
”تمان پاگے الی ایمان کے لئے میں ہدایت ترین دشمن کو کھوڑ کو
ہر ان کو یورٹرک ہیں۔“

انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام کو ہدایت کرنے کی ناپاک
سازیں کیں۔ غرور احباب کے موقع پر بارے عرب کی
افواج کو مسلمانوں کے خلاف حرب آئا کرنے کی ساریں کی۔
پھر غلطائے راشدین کے دور میں حبیب اللہ بن سما کھدوی
تھے کوئی کی اور بحداز ان مسلم مازشوں میں مصروف
رہے۔ یہودیوں کے قلعہ کیا کتب تالمود میں لکھا ہوا ہے کہ
یعنی اسرائیل نے ان کو کبھی محاکمہ کیا ہو ان پر بھی

خاطبہ مستونہ اور تلاوت آیات کے بعد
اج کی نیشن میں مسئلہ ملکیت کے خواستے
کلام کرنا حسوس ہے جو دعوے صفت اسرائیل کی جا رہیت
اور خدا کی مقامات کی بے حرمتی، ہزاروں مسلمانوں کا ہمیہ
کرامہ اُن کو ان کے گھروں اور علیحدی سے بے فائد کرنا،
یہ کوئی ایک حقیقت کا مستثنی نہیں ہے بلکہ یقیناً ہمیہ کی
تاریخ ہے۔ ان کے مقابلے میں نیچے ملکیت مسلمان ہے
جو راست کر رہے ہیں جبکہ پرانے دو ارب مسلمان خاص و مش
یہ ہیں، اس تناظر میں بھی کلام کا حسوس ہے
بهدوکی تاریخ

قرآن عکیم میں یہودیوں کے کڑوؤں کا تفصیل
سے ذکر کیا گیا ہے۔ اسرائیل حضرت مسیح علیہ السلام کا قاتل
ہے جس کے حقیقی ایں اللہ کا بندہ۔ آپ کے ہاتھ میں قتے
جس کی نسل میں اسرائیل کہا تی۔ اس سلطے میں پرانے عوام

انیامہ کرم ﷺ نے۔ جب سوکی ﷺ ان کی طرف سیوٹ
ہوئے اور ان پر تلویز نازل ہوئی تو اس کے بعد
اپنے پاس سے گھری ہوئی باشیں لکھتے اور کہتے ہیں اللہ کی
طرف سے ہے۔ میران کے علماء لوگوں کی تخلیقات کے
طريقے فتویٰ دے کر مال بخوبی رہے۔ اسی دنیا پر حقیقی
میں پڑ کر انہوں نے اپنے رسولوں کا ساتھی چھڑا دیا۔

قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کے کام اور حکایت کی
گئی۔ میں اسرائیل کی مدد اور نصیحتیوں شاہد ہیں۔

میں اسرائیل اور ان کے علاوہ حضرت مسیح ﷺ کو دوسری ہی
دینی پرستی میں چلا ہو گئے تھے۔ قرآن پاک اپنی کرتا ہے
کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کی اصلاح کرنا

چاہی تو یہ لوگ جان کے دہن کو گئے اور روی سالت سے
آپ مکور ایسے موت دلوائی۔ ناہم اللہ تعالیٰ نے حضرت

رسول ابو ایوب احمد

حالم کفر کا کروار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((الکفر ملة واحدة)) کفار ملة واحدہ ہیں۔ اس ملت کا امام مگر برطانیہ تھا آج اسرائیل ہے۔ وہ سب اسرائیل کی پشت چاہی کر رہے ہیں۔ امریکہ نے بھرپور ایجنسی دیا اور برطانیہ میں فلسطین کا پہاڑ جنم لے پا پہنچ کا دی کی۔ یہ ان کا کمرہ اور مذاقہ تھا جو ہے کہ اگر مقام فلسطین کی حادثت میں کوئی پرچم لبراء کے گاؤں کو پہنچ کر کے گی۔ میں اسکے سکھلوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ان کی مذاقہ پر بات کر۔ کہاں کیا اُڑی ایکھڈا رائے ۹۲ء میں تھیں تھیں پر بات کر۔ مسلمانوں کی سوچ میں تھے۔ اس کے بعد ایک بڑی تحریک کی امانت اشارہ ہو گیا کہ اب اس سر زمین کی توبیت اور گرفتاری کرنے کے لئے۔ اسی تحریک کے حوالے ہو گی کیا کمرہ مسلمانوں کا تھا۔ اس کا خوش اعلیٰ ہے۔ لہذا اس ارض مقدس کو آزاد کرنا امت مسلم کے ذمہ فرض ہے۔

آج جو لوگ اسلامی حقوق کی بات کرتے ہیں اُنہیں کافروں کے حقوق تو ظفر آتے ہیں لیکن ان کو اسرائیل کے مظاہر فخر نہیں آتے۔

ارض فلسطین

فلسطین ایجاد کرامہ کی سر زمین ہے۔ مسلمانوں کا ایجاد کرامہ ۱۹۴۸ء میں قائم ہوا جسکن ۱۹۱۷ء میں برطانیہ نے بالفوج تکیر یعنی کتحت سیاسی کھدید ہوئے کہا اور ہونے کی اچھارت دی۔ حالانکہ میں اور علاقہ ان کاٹیں ہے لیکن ایجاد کی اچھارت دی۔ مسلمانوں کا ایجاد کرامہ کی امانت مل رہی۔ جب آپ نے امامت فرمائی تو میں اور پیغمبر ﷺ بھی وہاں تھے جو ہی اسرائیل کے جملہ امداد رسول ہیں۔ لہذا رسول اللہ ﷺ کی امانت سے اشارہ ہو گیا کہ اب اس سر زمین کی توبیت اور گرفتاری انت محظوظ فلسطین کے حوالے ہو گی کیا کمرہ مسلمانوں کا تھا۔ اس کا خوش اعلیٰ ہے۔ لہذا اس ارض مقدس کو آزاد کرنا امت مسلم کے ذمہ فرض ہے۔

ہر سو روپیہ ۱۸ اکتوبر 2023ء

فلسطینی مسلمانوں کو غاصب صہیونیوں کے خلاف جوانی کا پورا حق حاصل ہے

شجاع الدین شیخ

فلسطینی مسلمانوں کو غاصب صہیونیوں کے خلاف جوانی کا پورا حق حاصل ہے۔ یہ بات حکمِ اسلامی کے ایمیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہا۔ انہوں نے کہا کہ ناجائز صہیونی ریاست نے ہن مندری سے فلسطینیوں کی ازٹنن پر قصاصی قید کر رکھا ہے۔ دیا گھر سے صہیونیوں کو لا کر اور فلسطینیوں کے گھر وں کو سارے کے آپا کیا گیا ہے۔ صہرا اقصیٰ کو شہید کرنے اور گریہ اسرائیل کو کام کرنے کا مصوبہ مسلسل آکے رہا جا رہا ہے۔ صہرا اقصیٰ، مغربی کنارہ، جنین، بیرونی اور غزہ پر مستغل ہوئے ہیں۔ اسرائیل کا رہنمی تربیت یا الٹو فرقی ہے جو فلسطینی مسلمانوں کے خلاف حالت جنگ میں رہتا ہے اس میں مغربی فلسطین کے مسلمانوں کو پورا حق حاصل ہے کہ ناجائز صہیونی ایسا کاروں کو اور غاصبین سے کاٹاں یا ہر کرنے اور اپنے طلاقے وابس لئے کے لیے بھرپور جوانی کا پورا حقیقی کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان حماک کا اب احتجان ہے کہ وہ اس ناکر گھری میں حق کا سامنہ رہئے جائیں یا اسرائیل کے سامنے پچھ جائیں۔ فلسطینی مسلمانوں کی مدد و کوچکیتی ہی اور ان کے اقامہ کو تقویت دیتے جائیں اُن کے راستے کی وجہ اور بن جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پون صدی سے چار ہیئت کرنے والے اسرائیل کو اب مغربی اور پیش مظلوم کے طور پر خدا کیا جا رہا ہے اور فلسطینی مسلمانوں کی نسل کو ختم کر دیا گیا ہے۔ مسلمان حماک پر بے پناہ باؤں والا جادہ رہا ہے کہ ناجائز صہیونی ریاست کو تسلیم کرنے کے اس کی مدد کریں۔ انہوں نے پاکستان اور دنگر مسلمان حماک کی حکومتوں کو خاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس ناک وقت میں فلسطین کے مسلمانوں کی بصرف تک مسلمان حماک میں سیستہ ملکی و اعلیٰ بڑوہ مسلمانوں کو ایک ایک رات میں شہید کیا۔ کوئی آج کا حاملہ نہیں ہے بلکہ مسلسل جنگ و قتل اور غاصبین اپنے کام حاملہ ہے۔ اس کے اور برطانیہ اس کی پشت چاہی کر رہے ہیں اور اس کے عوام میں صہرا اقصیٰ کو شہید کرنا اور قیاد اخراج (جہاں سے گورنمنٹ اسلامیہ صراحت کی شہر کو شہر خیر و راشعت۔ حکم اسلامی، پاکستان) لے جو ہو۔ (جاری کردہ وزیر کو شہر خیر و راشعت۔ حکم اسلامی، پاکستان)

تو گوں کو اسی قتل کرنے والوں کی چاہوں بہرہ والوں سے کھلانا یا نہ
حق کیتے ہیں۔ ۳۔ کوئی حکومت کے حاملے سے ہی جسمیہ ملائی
ڈالنے والوں کو احمد کے سوہنہ ابتوہ کے بعدوں سے جا سکتے ہیں۔
ریاست اسرائیل

اسرائیل اقليم حمدہ کے تحت 1948ء میں قائم ہوا جسکن ۱۹۱۷ء میں برطانیہ نے بالفوج تکیر یعنی کتحت سیاسی کھدید ہوئے کی اچھارت دی۔ حالانکہ میں اور علاقہ ان کاٹیں ہے لیکن ایجاد کی اچھارت دی۔ مسلمانوں نے فلسطین پر قبضہ کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد اس کے بعد کامیابی حاصل ہوئی کہ اس کیا ہے اسے دو خوش کے سامنہ رکنگاری میں ایجاد کیا جائیں ہے اس کیا اچھارت دی۔ ۱948ء کا خوش ہم کیا اور ہم اس کی پشت پناہ کی۔ ۱948ء کا خوش آپ کیلئے، بیوکے پاں کتنا ملا قہقاہ اور فلسطینیوں کے پاس کتنا تھا مکاری رہیں اور آسان کا فرق ہے۔ بیوکے ۳0۲ ہزار فلسطینی مسلمانوں کے گھروں پر بشوہدہ جا کر انہیں سار کے وہاں بیوکوں کو آیا کیا۔ حالی قوائی میں کے مطابق کسی ریاست کے قیام کے لیے تکن بیوادی تھا ہیں:

- ۱۔ دوسری ریاست جس کے پاس اپنا کوئی ملا قہقاہ ہو۔
- ۲۔ جس کی سرحدیں بیوکیں ہوں۔
- ۳۔ اس کے میں ملا قہقاہ میں اپنے شہری بھی ہوں۔

۱۔ اسرائیل کا کوئی ملا قہقاہ تھا اور نہ ہی بھاں اس کی آبادی جی سیکن ہوئی۔ ملکی اور بدمعاشی کی بیواد پر جو دیں آپ اور اس وقت اقوام حمدہ نے جو دین اس کوئی تھی آج اس سے 72 گزار پارہ دین پر قہقاہ اپنے کھلے چکر پر بھی اس کی سرحدیں سین چکل ہیں۔ اسرائیلی وزیر داران اپنے قہیے کے کی بیواد پر کہتے ہیں کہ کنٹل فریت سکے کا سارا ملا قہقاہ ہاما ہے۔ یہ گریٹ اسرائیل ہم حکوم کر کے دو کماں کے سامنے کے ہیں کہ کوئی کھلے چکر پر بھی اپا باد پڑے تو قہاریں کے گے۔ وہ کہتے ہیں کہ کوئی کھلے چکر پر بھی اپا باد ہو وہ اسرائیل کا شہری ہے۔ ۱980ء کی دہائی میں اسرائیلیوں نے صارہ بودھ قہقاہ کے کیپوں میں موجود مسلمان بچوں کو بھی سیستہ ملکی و اعلیٰ بڑوہ مسلمانوں کو ایک ایک رات میں شہید کیا۔ کوئی آج کا حاملہ نہیں ہے بلکہ مسلسل جنگ و قتل اور غاصبین اپنے کام حاملہ ہے۔ اس کے اور برطانیہ اس کی پشت چاہی کر رہے ہیں اور اس کے عوام میں صہرا اقصیٰ کو شہید کرنا اور قیاد اخراج (جہاں سے لگے) کو کوٹا کر بکل میلانی کو تعمیر کرنا بھی شامل ہے۔

اس کا اعتماد کریں۔ احاطہ کے ہال جو کہ تماز کے ساتھ
پانچ سو قوت تماز ہے، کوئی فتح کے ہال تماز نہیں
کہ ساخت ہے۔ جو جس طبق ملک پر جو کرتا ہے جس کے
مطابق روا کرے۔ قرآن کتاب ہے: (وَإِنْتَعْلَمُوا
بِالظَّبْرِ وَالصَّلْوَةِ) (آل عمران: 45) اور عدیل
کو ہر سو تماز سے۔

تمار تو فرض ہے یہ امت نماز کے لیے اپنے کو پیدا کرنی
مظلوم قطعیوں کی کیا مدد کرے گی؟ فرض نمازوں کے
ساتھ داعی کا اعتماد کریں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وحید
ہے۔ اللہ کی مدد نہیں اور باخیوں کے لیے نہیں بلکہ
شکن کے لیے ہے۔ ارشاد ہے:

(إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْأَيْمَنِ الْكَفُورِ وَالْأَيْمَنِ مُكْثُرُونَ) (آل عمران: 12) یعنی اللہ اہل تقویٰ اور
مُکْثُرُونَ کے ساتھ ہے۔

کتنا ہوں کو جھوڑیں گے تو اللہ کی مدد حوجہ ہوگی۔ اپنے
دو جو لوں اور بیویوں کو قطعیوں کی تاریخ پڑھائیں۔ بیویوں کی
تاریخ امت کا درج چلا کھوئی دلا گئی۔ آج اسرائیل کا
چیز چیز مکری تربیت حاصل کر رہا ہے لیکن ہماری نسلوں کو
پہنچی بھاشی و ریانی اور خیاہ کے جواہ کر دیا کیا ہے۔
حالاًکہ امت سلام پر بھی کوشش شہادت ولائی تھی۔
غدرہ وہ اپنی نسلوں کا عقبہ اور ایمان درست کریں۔ میر
جمان جہان آواز بند ہو سکتی ہے پس ان مظاہروں، کاموں،
ویڈیووں وغیرہ کے ذریعے آواز بند کریں۔ یقیناً جو ای
پر بشر سے فرق پڑتا ہے۔ پاکستان کی ایک بڑی تھیست
نے تھی جہاں دیا کہ جہاں کو ادائی حقوق کا محیل رکھنا
چاہیے لیکن جب جو امام کا پیر یوسف یا تو شام کو یہاں پہلی گمراہ
ہم قطعیوں کے ساتھ ہیں۔ ای طرح اپنے حکمراؤں،
اوارج کو فیضت دلاتے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ ہمارے
بس میں ہے، ہم یہ کر سکتے ہیں۔ مستحکم کے مظہر نامہ میں
بڑی بلاکسیں ہیں۔ اسے بیان (للهمحة العظیمی)۔
جسی بڑی بجتوں کا سیلان ہے جو کہ لیکن بالآخر اللہ کا دین
قالب ہو ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود
ہے۔ خدا مان سے لٹکر جانے کا ذکر موجود ہے۔ لیکن
یہاں ہم آج دین کو قالب کریں گے تو یہاں سے کوئی
islamی لٹکر جائے گا۔ اللہ ہمیں مل کرنے کی قوتی دے
اور ہمارے مظالم بمحاسن، بخوبی، بمحیں اور بخوبیوں کی
مد کرے۔ آئین بارب العالمین!

جاگیں، اللہ رحمہ جائے تھوڑے اسرائیل کے ایجادے کی
روشنی، تحریک مالکیتی آئے۔ کامیت حق جاؤ گے؟
ہمارے ساتھ ادا کثر اسرائیل کی حدیث کا حوالہ بیت حق:
(وَإِنْتَعْلَمُوا لِلنَّعْرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْاقِرْبِ) ”بالاکت“ ہے
عربوں کے لیے اس قریب سے ہر قریب آچکا۔ ”عرب“ کا سب
کا سب سے بڑا جنم یہ ہے کہ قرآن ان کی زبان میں ہے
لیکن جو رب میں ایک بھی اسرائیل کی ختنے ہے جو ان اللہ کا دین
نافذ ہو۔ جو جم جبرون رب ہی ان کی پہنچی تو ہوئی ہے۔
وہ سرے پر جو تم مسلمان پاکستان ہیں۔ یہ سب طبقات،
بہنگانی اور طرح طرح کے طباب ہم پر کھین اگر ہے اسی ہم
نے اسلام کے ہم پر ملک لایا لیکن اسلام سے ہم نے
پہنچا اور فدرا ری کی۔ یہ بڑا جنم ہے۔

پاکستان کا کردار

کل ایک صحافی نے مجھے سے پوچھتا ہے اسٹان کی کیا
پالیسی ہوئی چاہیئے؟ میں نے کہا پاکستان کی پالیسی پہلے
دن سے ٹھے ہے۔ قائد اعظم کے القاٹاں میں کہ اسرائیل
خرب کا ناجائز چھپے ہے۔ اگر اسرائیل قسطنطینی مسلمانوں
کے ساتھ خلم کرے گا تو ہم پاکستان سے جواب دیں گے۔
آج حرب کاری مظلوم کے احقر کارہ اعلیٰ تھوڑی تو کوئی
رکھی ہیں، کیا کارہ اعلیٰ تھوڑی تھوڑی پاکستان کی پالیسی تھیں ہمیں
گھوٹ کیا کارہ اعلیٰ تھوڑی پاکستان کی پالیسی تھیں ہمیں ہمیں
چاہیے۔ پاکستان کے پہلے در اعلیٰ تھوڑی تھوڑی تھوڑی
امریکہ کے دہان بیداروں نے قائل کس کی قیمت اور انہوں نے
دہان قانون جماعت دیا تھا: our souls are not for sale۔ ہر 1967ء کی
حرب اسرائیل جنگ کے دوران اسرائیلی در اعلیٰ
جن گوریاں نے کہا تھا کہ میں خوش تھی میں جلا جائیں ہوئے
چاہیے کہ عربوں کو ہم نے تیرا دیا۔ جہاں اصل نظر ہی دیں
پاکستان ہے۔ پاکستان کے پاس آج یہاں ایک جیتنا العین
ہے، اشیٰ قوت ہے کہ ہزار کے جوں اپنی روح، ایمان
اور ایمانی آزادی پیغام دے لے یہ کام جھیں کر سکتے
ہماری اذمناریاں

ہم اللہ سے دھاکہ کر سکتے ہیں۔ حجودی دیر کے
لیے بچوں کی سکریز کو جھوڑوں۔ اللہ کے سامنے دو گئیں،
کو گواہیں۔ کیا آج عنک شیخ تیپے ہوئے قسطنطینی
بچوں کو کہ کر سکتے ہے یادگار آئے 1948ء میں سے
کھنوں نے تھیں میں ان کے لیے دعا کی؟ جاگڑے تھیں۔
اللہ کے رسول ﷺ نے قوت شوت تماز کا اعتماد کرتے تھے۔

اللہ ہم اپنے بھری جنم سے بچیں گے، ساری دنیا کا ناطق
بند کر دی گئی تھی جس سے یہ کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ کام
کے لئے جو۔ سارا ہالم کفر اس بات پر بحق ہو چکا ہے۔
امم مسلمہ کا کردار

قرآن کرم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
(إِنَّمَا النَّوْمُ مَنْعُونٌ لِلْخُوْفُ) (آل عمران: 10)
”بیخی قاتم میں آنے ایسیں میں بھائی بھائی ہیں۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرمادی مسلمان ایک شمارہ کی ماحصل
کی۔ ایک نیت دھرمی نیت کے ساتھ مل کر دیوار
کو ٹھیک کرتی ہیں۔ ایک مسلمان دیوارے مسلمان کے
ساتھ مل کر اس کا ایک ٹھیک کرے۔ ایک مسلمان نے
پہنچا اور فدرا ری کی۔ یہ بڑا جنم ہے۔

کہا جائے گا کہ اسی دھرم دھرم کی طرح ہے اگر جنم
کے ایک سے میں تکلیف ہو۔ سارا جنم اسی تکلیف کو جھوٹ
کرتا ہے۔ احمد شاہ جو مسلمان دن سے جلتے ہوئے ہیں
ان میں غیرت ہے۔ ہم نے پرنس کلب میں مظاہرہ
کیا۔ اسی طرح جماعت اسلامی اور دہرمی دنیا جمادات
کی طرف سے بھی مظاہرہ ہو گا ہم پیدا ہوتے کرتے ہیں۔
لیکن میں سکلوں کو گوں سے پوچھتا ہوں کہ ماں میں سے کتنے
لوگوں نے آواز بند کی ہے؟ جوکے اور بیویوں کے لیے
آواز بند کرتے ہیں، جو موتوں کے حقوق کی بات کرتے
ہیں، کیا آج اعلیٰ تھوڑی تھوڑی پاکستان کی پالیسی تھیں ہمیں
چاہیے۔ پاکستان کے پہلے در اعلیٰ تھوڑی تھوڑی
امریکہ کے دہان بیداروں نے قائل کس کی قیمت اور انہوں نے
دہان قانون جماعت دیا تھا: our souls are not for sale۔
تھیم ہو رہی ہے۔ حرام ہے غیرت بچیں ہے تکریک جھوٹ
ٹھوٹ مسلمانوں میں سے ایسا ہے جس کی طرف سے آج بھی
آواز بند ہوئی ہوئی نظر ہیں آتی۔ ہمچوڑی عرب عکران
اسرائیل کے ساتھ تھلاتھ تھلاتھ تھلاتھ اور معاہدوں کی بات
کرتے ہیں۔ اس وقت خود کا سچوں ہے ماصارہ کیا جاتا
ہے، اس کی ایک سرحد مصر کے ساحل تھی گروہ بھی مصرے
بند کر رکی ہے۔ بہر حال امت مسلمہ کی تھیم الکڑت
کا معاہدہ یہ ہے کہ وابحی سے پیلات ہلکی طور پر کچھ
ٹھنڈی ہو رہا۔ پاکستان کا لوگوں کی پیسے جا سے ہے کہ
لیے بچوں کی سکریز کو جھوڑوں۔ اللہ کے سامنے دو گئیں،
کو گواہیں۔ کیا آج عنک شیخ تیپے ہوئے قسطنطینی
بچوں کو کہ کر سکتے ہے یادگار آئے 34۔ مسلم عمال کی لونج جنابی کی
حی ہمارے سالیں آری چوت کو اس کا چوت ہاں کیا تھا۔
وہ کہ کر ہے؟ ان عربوں کا جیل تھا کہ ہماری ریاست کی

ہر ایشل کی کمی کی کمی کرہ ایشل کے منصب پر کھاناں کرنے والے الہبی گروہ

سجد اقصیٰ کا پیغام یہی ہے کہ اس کے تحفظ کی خاطر پوری دنیا کے مسلمان ایک ہو جائیں: آصف حمید حالات تیزی سے الحمدۃ الکبریٰ (آرمی گاؤں) کی طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں: رضاۓ الحق

اس ایشل فلسطین جنگ: مہمات اور نتائج کے موضع پر

حالات حاضرہ کے نزد پر گرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دشمنوں اور جنیوں کا تھاریخیال



کے مطابق اس حملہ کی پانچ جماس نے دو سال میں کی
ہے جس میں زمین، نشا اور سندھ سے بیک وقت جملہ شامل
قراں اس کے لیے درود، یا اکاڈیمی اور سماجی صورتی کو
بھی استعمال کیا گیا۔ اس حملے کی حقیقت سے تو ہر دن یہی
پرداہ اٹھائے گی۔

سوال: جماس نے جب ایشل پر حملہ کیا ہے تو پھر
عالم کا ایشل کی حیات میں کھرا ہو گیا۔ امریکی صدر
نے کہا کہ ہم یک دن ایسا است کا ہر حد تک سماح دیں گے،
امریکہ نے لہذا بھری بیڑا بھی روایت کر دیا ہے۔ دروری
طرف نام اسلام صرف نہت کی حد تک مدد و مدد ہے۔ کیا

صرف نہت کرنے سے دی جائیں گیں قلم رکا ہے؟

ایوب بیگ ہوا: یہی اطلاع کے مطابق یہ نہت
بھی اتنی کل کٹھی ہوئی۔ صرف دو ماں کی طرف سے
کھل کر جان دیا گیا جہاں میں ایک افغانستان اور دوسری
ایران ہے۔ باقی سلمان ایک نہت بھی کی ہے وہ
بڑی سی سوچک شرم کی نہت ہے۔ یعنی وہ بھری طرح کی
نہت بھی نہیں ہے۔ ایل میں جب دی جائی چیز جما جاتی

ہے اور صرف اپنی کری، اقتدار اور دوستی کی وجہ مدد
ہے تو ہماری بھری نہت اور ایسا ایک flag کی وجہ سے
اس میں کوئی نہیں ہے۔ ایل اس کے جواب میں اتر
بھری نہت ایکش بیٹا ہے تو جب بھی اس کا تکرہ ہجڑہ دیتا
ہے اپنا جائزہ لیں کہ اچ مسلمانوں کا قرآن پر کتاب مل ہے
تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ اچ مسلمان کی بخادت
میں بخود بخو سے کٹھی ہے۔ اگر ہم نے افغانستان
ہوتا تو نہ رہات اور تھی۔ 1973ء کی عرب ایشل جنگ

فلسطینیوں کوہاں سے کھل دیا جائے۔ عرب سکر اتوں کا
رخان بھی ایشل کی طرف بڑھتا ہے اس کے ساتھ ان
کی اٹھائیں شیرزک بھی جاری تھی، وہ ایک دوسرے کے
سامنے کر بھی کام کر رہے تھے، نہت میں ہم نے یہ بھی
دیکھا ہے کہ فلسطینیوں کا دو کام کر لے والے بعض

لوگ بھی ڈال ایکٹ کا کروار ادا کر رہے تھے۔ ان
ساری باتوں کی تبلیغ پر یہ کام جاسکتا ہے کہ بھی نائن المیون
طرز کا اور اماتحان۔ جنکہ دروری طرف کے شواہد بھی موجود ہیں

سوال: جماس نے ایشل پر حملہ کر کے ایشل مک
پوری دنیا کو جمانت و پریشان کر دیا کیا حقیقت میں یہ
ایشل ایشل جمالی ہے بلکہ یا ہم نائن المیون طرز کا
کار لدھا کر عرب سے سلاں کو کھا حصہ ہے؟
وضاء الحق: پکھر مدرسے الگ رہا تا کہ امت مسلم
فلسطین مسلمانوں اور اسلام کا دیر پرہ مسئلہ ہے۔ فلسطین
میں پشت ڈال دیا گیا ہے۔ بھاں تک کہ چد فتنے پہلے
جب اقوام متحدہ کی ہرول اسلی کے اچاں میں ایشل
وزیر اعظم قنی پا ہوئے گریٹ ایشل کا تنشیٹ کیا تو
سماجی صورتی ولی جمہی ہکڑے تھے۔ ان کی طرف سے
ایشل کو تسلیم کرنے کی بات بھی ماسٹے آجی تھیں۔ لہذا
یہ کام جاسکتا ہے کہ فلسطینیوں کو اپنے کے نائل ایشل کا
ایک دی انتہا سائنس آرہا تھا۔ ظاہر ہے جن کے ماتحت یہ قلم
ہر بابہے انہوں نے اس کا روگل درج ہی تھا اس میں کوئی
مکمل جعل کی جاننا ولی، مگر انی، آرٹیفیشل ایشل پس اور روفی
طاہرات کے لامہ سے ایشل کا تواریخی تھا کہ طاخنور تین
سمالک میں ہوا ہے۔ میری کے ٹائم فلم
چوری ایشل کے کامیل پیٹ ورک نے پہلے سے اشارہ
دے دیا تھا۔ یہ وہی ایشل جعل ہے جس نے چوری کی
کینیٹ ایشل کوہرہ کے قل میں اڑاں ایک بھی را کے موت
ہوئے کے ثبوت فراہم کیے تھے۔ ہندا اپنے شواہد موجود
ہیں جن کی تبلیغ پر یہ کام جاسکتا ہے کہ بھی نائن المیون کے
طرز کا flag ایک جو جس کا مقدمہ گریٹ ایشل
کے مخصوصہ کو اگے برخانہ ہو۔ جو جس کی دیکھوں پر جریء
قیقدہ ہو۔ گریٹ ایشل مخصوصہ کا پہلا قدم بھی ہے کہ

مرقبہ محمد فیض پور وہری

حکوم کے روی ایکشن کو بڑو وقت دبا گئی۔ مگر تھنڈا دبایا
سکنی کے۔ درجہ ای کہ انہیں حکوم کے پریشانی میں آکر
امراٹل کے خلاف کھڑا ہوا پڑے گا۔ گواہ اپنے شیخ تبار
ہوتا شروع ہو چکا ہے جس کی قرب قیامت کی ملامات
میں نشاۃ عین کی گئی ہے۔

سوال: کیا حاس کا حل عرب اور امرائیل کے
درمیان ہوتے والے اس مطابقے میں خلل ڈالنے کی
کوشش توکی؟

اضھاء الحق: ان کا تو ویسے ہی نام لیا جاتا ہے جو حق
میں وہ امرائیل کی طرف کا مجاہد تھا۔ اس میں سویں عرب
اور دیگر عرب ممالک کو ساتھ ملائے کی کوشش کی گئی تھی۔
لہٰن حاس کے حل کے بعد وہ سندھ میں فن ہو گیا ہے۔

اب تھوڑا تھا تی کا شکر کے گا۔ لیکن تاریخ یاد ہے کہ
از اوی کی سمجھی تحریک کو عمل طور پر ختم نہیں کیا جاسکتا۔
از اوی کی حق لوگوں میں بہر حال پائی رہتی ہے۔ اگرچہ

اکثر میں سریع میڈیا بیکاروں کے کنٹروں میں ہے لیکن
سوش میڈیا پر بیکار کا کردہ ہر بھی دکھایا جا رہا ہے۔ یعنی
ساری دنیا امرائیل کے ساتھیں ہے۔ جن ان اور وہیں نے
سلامی کوٹل میں اس کا ساتھ جائیں دیا۔ حاس کے حل میں
کوچھ سے وہ قبیلہ دوست بھی خفرے میں پنچا ہے تھا۔

ایرانی سڑوں پر کوہ راستہ عرب، امرائیل، قبرص سے
ہذا عطا ہے تک جانا جاتا۔ اس میں بھی تینیں کی کامیابی
ہے۔ بول کو بھی پر کائن کے حوالے سے جو اول پنچا ہے
کہ اگر یہ پر لفظیوں کے حقوق کی بات ٹھوں کرنا تو

پر کائن کا تکمیل کیوں بن جاوے ہے۔ لہٰن اور ملتان کا اپنے
ملکا قبیل مقدادیں ہیں جن کے تحفظ کے لیے وہ آگے بڑھ
رہے ہیں۔ بھارت ایکسر ہر سے سے پہنچ کر پکا ہے کہ وہ
امرائیل کا قلعی الحادی ہے۔ قرآن پاک میں اس کی

مکمل بھی باتے پاس موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَتَهُدُّنَّ أَفْئَدُ الظَّالِمِينَ عَذَابًا فَلِلَّذِينَ أَمْنَوْا
الْيَتَمَّ وَالْمِسْكِنَ أَفْرَغُوا عَمَّ﴾ (آل عمران: 82) "تم
لارما پاؤ گے افغان ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہ کوہ کو
اور ان کو جو شرک ہیں۔"

ان کا گھن جہاڑا پکل کر سامنے آ رہا ہے۔ مسلمان ممالک کے
دیکھنے تو عمومی طور پر خاموش ہیں۔ عرب ممالک امرائیل

ہے کہ آخری دن کا سرکرد ہیں ہے۔ جو اقدامات ہے
اس حوالے سے دوسرے ہے ہو عکیں ہیں۔ ایک یہ کہ یہ امرائیل
کا نام ایون طرز کا ہے۔ ایک دوسری ہے۔ مخصوصاً جہاڑا کو دینا
کے امداد ایمن مظلومیت کا اٹھوڑا پیچے کا اس کو سچھ جل
چائے۔ یہ مکدا کا ایک مستقل ثول رہا ہے، جیسا کہی ہے
کہ اس کی پاس کیسے ہے کسی کے پاس تجارت ہے، اگر یہ سب
مل کر یہ پر کو ایک جھکاویں تو وہ ان کے قدموں میں
اکرے گا لیکن یہ ہمت کرے کون؟ سب کو اپنا اقتدار
یا اسما۔ بھی وجہ ہے کہ اس وقت قام مسلم عکر بن
جیسے کہو دیں ہیں۔ حاس اور امرائیل میں طاقت کا کافی
موازنہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود حاس نے بھادری
دکھانی ہے۔ اس کے جواب میں اپنے کو دیکھ کرے جیسا کہ
حاس میں قسطنطین مسلمان کوئی بھی موجود نہیں تھے۔ یہ

صرف دو ماںک (افغانستان اور ایران) کی طرف سے کھل کر امرائیل کے خلاف بیان دیا
کیا ہے۔ باقی مسلم ممالک نے جوہ مدت بھی کی ہے وہ یہی ہمیزوں تھک نہیں کی دامت ہے

لکھ دکھا کر گویا اس لے دیا کو جادیا کہ تم یہ کرنے
چاہیے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ تھا ہے کہ اگر

﴿وَمَنْكِرُوا أَوْ كُفْرُوا بِهِ اللَّهِ طَوْلَةُ الْمَكْرِيْنَ﴾ (آل عمران: 85)
(آل عمران) توبہ انسان نے بھی چالیں ٹھیں اور اللہ نے
بھی چالیں ٹھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کہتر ہے جو بال چلے والا ہے۔
پھاپر ایسا لگتا ہے کہ کہو چاہئے ہم کا قسطنطین مسلمانوں
کے خلیل دینا کو دکھا کر وہ ان کے خلاف آپریں کریں جس
کے بعد پورے قسطنطین پر امرائیل کا قبضہ ہو جائے۔ اس
بہت بڑے جال کے لیے بیدنے قریباً ہیں بھی دی دی جائے۔

سوال: حاس کے ایک الائچہ گروپ کے سربراہ نے
یاں دیا ہے کہ تم نے امرائیل پر جعل نہیں کیا بلکہ امرائیل
سالاہ سال سے قسطنطین پر جو مظالم اور جارہا تھا اور
مدد احتی پر جعل کر رہا تھا اس کا جواب دیا ہے۔ کیا
حقیقت میں یہ بات درست ہے؟

اصفہ محمد: میں یہ کہوں گا کہ یہ ہر حال نہیں الیست کا
ہائی ایون ہے۔ لیکن اب حالات اس طرف جا رہے ہیں
جس کی خیری تھی اور سلسلہ ایون ٹائم دی ہیں اور اس کی
دلیل میں پہنچ کرنا ہوں گے اور مسلمانوں کی
طرف سے جب شیوری ایکشن آئے گا تو اس کے بعد
مسلم عکر بنوں کے پاس دوراست ہوں گے۔ ایک یہ کہ وہ

میں پاکستان نے اپنے پائلٹ بیسی ہے اور انہوں نے
سو یونڈ رولٹ دیا تھا۔ آج پاکستان کے پاس بیوال
ہیجن لوگی ہے مگر تھہ مغرب ہے۔ جہاں تک رہ گے مسلم ممالک کا
تحلیل پر تو ان میں سے کسی کے پاس تجارت ہے، اگر یہ سب
کی پاس کیسے ہے کسی کے پاس تجارت ہے، ان کے قدموں میں
اکرے گا لیکن یہ ہمت کرے کون؟ سب کو اپنا اقتدار
یا اسما۔ بھی وجہ ہے کہ اس وقت قام مسلم عکر بن
جیسے کہو دیں ہیں۔ حاس اور امرائیل میں طاقت کا کافی
موازنہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود حاس نے بھادری
دکھانی ہے۔ اس کے جواب میں اپنے کو دیکھ کرے جیسا کہ
بعن لوگ کہ رہے ہیں کہ امرائیل خدا غلوت خوازہ کو

سوال: یہودیوں پر ان کے دعویٰ مبنی کی طرف سے بھی
بیشتر ہے اور وہ بخوبی کہا جائے گا۔ اس کے
 مقابلے میں اہل اسلام کے لئے سچا حصہ کی پوچھ کا ہے؟
اوہ جس نے جو کہا ہے اس میں کیا بحث ہے؟

آصف حمید: بھلی بات یہ ہے کہ یہودیوں کا بڑ
بیان پرست نہیں طبقہ ہے وہ اسرائیل کے قام کے ہی
خلاف ہیں۔ وہ آئین بھی فلسطینیوں کے حق میں مظاہر ہے
کر رہے ہیں۔ ان کے خود یہ اسرائیل کی حکومت ان

اب ادھجاتے ہو جنک کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ غدش
لکھا ہے کہ فلسطینیوں کو یہی کر کے خروج پر بقدر کرایا جائے
گا۔ لیکن یہ جنک کوی سورج نہیں اختیار کرتی ہے۔

سوال: اسرائیل کو بیشتر سے بیشتر یہوں کا مسئلہ رہا
ہے اس وقت ہی اس کی آبادی توڑی فریزہ کر دی ہے۔ اس
حل میں اگر اسرائیل کا انتار یادو جانی تھسان جو انہوں نے کیا
کرتے ہیں اس کے بدلے میں جو جنک اسرائیل بخیرے گا
وہ الجملہ الکبریٰ کی طرف نہیں بڑھے گی جس کا اشارہ

کے سچے ہے۔ جنک کی وجہ سے اس نے نہیں کہل کیا کہ اس کے
خلاف کہیں نہ کہلے سے جنک جائز رہے گی۔
سوال: سنے جو حرب اللہ کے اس وقت کوئی بھی جو اس
کی عملی طور پر مدد کر رہا۔ اگر حرب اللہ اور جو اس میں
جاں بھی ہے اس کی اسرائیل کے سامنے پوری بیان ان
عین فلسطینیوں میں ہو گی جو اسرائیلیوں کے سامنے
ٹھیکیں لے کر کھوئے نظر رہتے ہیں۔ اسکی صورت میں
جس کا حال یہ جو فلسطین کا روزگار کہا جائے گا یا یہ تھسان
اپ کیا کہتے ہیں؟

ابوبکر شیخ: اس سے پہلے کہ میں آپ کے
سوال کا جواب دوں ایک وضاحت کرنے پا ہوں گا کہ مجھے
پہلی آنکھ کی وجہ میں ایک عین ایون کی طرح کی کوئی چیز
ہے کہ اسکے سامنے اسرائیل کا تباہت بڑا جانی دیواری تھسان
جو ہے۔ میری کوئی میں اسرائیل اتنا بڑا سکھیں لے سکتا
کیونکہ یہودیوں کی آبادی کا تباہت پہلی بہت کم ہے۔
اس لیے اسرائیل ایک بکھری کی جان پھانٹے کے لیے
چڑھا کر فلسطینیوں کو کہا کرتا رہا ہے۔ جو اس فلسطینی کا زندگانی
تھیں ہے تو جو اس کے سامنے سے اس کو کہا کر پہنچا گا
اکر فلسطینیوں کو اس کی بھاری تیجت پہنچانا پڑے گی۔

وخلہ الحق: الجملہ اعلیٰ یہ ہے جویں جنک ہے یعنی
اس کا کوئی نہ کوئی نقطہ آغاز ہو گا۔ بناہر یہ معاشرہ اس کا
پوشیں جس لگدا ہے۔ کیونکہ اسرائیلی حکومت پر اعلیٰ ہوتی ہے۔
بہرہ زیادہ ہو گا۔ ان کے Rabbi کی طرف سے بھی اور
عوام کی طرف سے بھی ان کے Rabbi ہو یا سیاستداروں کو
آگے کی طرف دھکیتے رہتے ہیں کہ مسیحیان کے آگے کا
وقت قریب آ رہا ہے لہذا کچھ کروڑ اگرچہ اب ان
کی موجودی میں چالے گی کہ وہ اگرچہ جنگ کیا ہو
تھی، یہ سچی تہذیب ہے کہ خروج کا اس حرم کا حاصہ کیا ہوا
ہے کہ وہاں خود راک اور پالی بھی نہیں پہنچنے دے رہے۔
حضر کراکور بھی اچھا ہیں کیونکہ وہ اسرائیل کا باقاعدہ وہ ساتھ
دے رہا ہے۔ ایک اخلاق کے مطابق حضرتے ایک وہ
ہے اسرائیل کو پور پور دے دیتی کہ آپ کے ساتھ یہ
ہوئے والا ہے۔ بہرہ جال ایک آغاز نہیں لے کر رہا ہے۔

اب حالات اس طرف چاہے ہیں جس کی خبری اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ہے
قرب قیامت اور بعد قیامت کی تقریب اتمام مسلمات اس وقت ہم اپنی اکھوں سے دیکھ بے ہیں

کے مسایاں نے قائم کر لی تھی جبکہ موجودہ اسرائیل کا قام
ایک شبانی کام ہے۔ طلاق اسیل نے کیا تھا۔

ایک ۲۰ سلم جم کی پاسانی کے لیے
تل کے سائل سے لے کر تانباک کا ختم
میں کھٹکا ہوں کہ سچا حصہ کا یہ قام بھاگے کہ اس کے خلاف
کی خاطر پوری دنیا کے مسلمان ایک ہو جائیں۔ جوں میں
یہ احساس اور پیداواری کا وقت ہے۔ جب تک ہمارے
اغدیہ احساس پیدا نہیں ہو گا کہ یہ آخرالنون ہے، اب
کچھ رہتے میں جن اور بالی کے گردہ الگ الگ جا گیں
کے۔ درحقیقی راستہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ جتنا ہیں پر
ہمارا کیاں اور تین ہو گا تاہم ہم پیداواروں کے۔ مگر
کہم اپنے احوال درست کریں۔ ہم یہیں کیجئے کہ اس
کچھ چھوڑ کر فلسطین کی طرف چلیں، اہم چیز یہ ہے کہ
علامات گاہر ہو جگیں جن اور میں آئے والی صورتوں کے
لیے بھی اور آنکھ کے لیے بھی خود کو چیز کرنا ہے۔ جوں میں
چالیے کہ سب سے پہلے اپنا استخار کریں اور اس کے بعد
ہم فلسطینی جماجموں کے لیے دھا کریں، تھیج اور توافق میں
اس کا اعتماد کریں۔ دعا کا بھی ایک الگ ہے۔ پوچھ ہم
سے ہر کوئی کرسکا ہے اس کے بعد جوں بھیتیں انت اکھی
ہوئی کی کوشش کرنی چاہیے اور اس حرم میں اپنے تکرaroں
کو بھی جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اپنی شور دلاۓ
چاہیے کہ خلافت ٹھانیہ کے حوالے کے بعد اگرچہ ایک سورہ
سے میں "divide and rule" کے حقیقت کا روڈ دیا تو امر
چاہرے ہے۔ اگر اس بکھر اولوں نے روڈ دیا تو امر
عوام بھی آٹھوں کلے ہو سکتے ہیں اور اس کے تیجہ میں صحیح
بھی الٹ سکتے ہیں۔ بہرہ جال مسلمانوں کو مار بھی پڑتی ہے۔
حضرت مہمدی کا تھوڑی سی محتہ بکھر اولوں کی لٹکائی ہے اب
ہم اس کے لیے بھر جیل میں سارا سچی تھا ہے اسے ہے۔

جس کا حکم اللہ بھی دتا ہے۔ پھر کہ اپنے نظری کی طرف

اس کو من ہی سمجھوا"

یعنی محاکم اسرائیل کا ہے۔ وہ بھی بھی پاکستان کا تحریک خواہ لوگیں۔ اب وہ وقت آ رہا ہے کہ جزب اللہ اور جزب الخداون الگ الگ وجایں گے جیسیں اگر اللہ کی باری میں شروع ہوئے تو اس کے لیے خود کو تحریر کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ میں حق کے ساتھ کھڑے ہونے کی قیمت عطا فرمائے گے میں یارِ الحالمین اے

تمہاری پرکرم "زمانہ گاہ ہے" کی دلچسپی علیم اسلامی کی
ویب سائٹ پر www.tanzim.org.pk پر چکی جائیں گے۔

وقت آیا ہے تو میں اٹھنا چاہیے، اپنے محاذات کو درست کرنا چاہیے۔ پہنچے دو ارب مسلمان ہوتے ہی طلاق تھا اور تھا اگر یہ سب تمہارے ہی تو میں کامنہ پھیر سکتے ہیں۔ سوال: زندگی ہاتھ کی ہے ہیں کہ پورا عالم کفر اس وقت مسلمانوں کے خلاف آنکھا ہو چکا ہے۔ یعنی اجلاس ملائے جا رہے ہیں جنہوں نے OIC اور عرب لیگ ایسیں تین ٹینیں ہیں۔ آپ یہ قریبی کیے کہ موجودہ سوراخ میں پاکستان کا موقع درست ہے اور تین اسلامی اس جواب سے تکمیل ہوتا ہے کہ کیا ہمورہ درے گی؟

ایوب میگھ حرب: اگرچہ اسرائیل سارے عالم اسلام کا دشمن ہے لیکن میرے نزدیک ہے پاکستان کا مخصوص دشمن ہے۔ اس کی دو وجہات ہیں۔ ایک یہ کہ پاکستان ایک فلکری ملک ہے، اسلام کے نام پر ہے۔ وہ رایہ کر کر واحد اسلامی مسلم ملک ہے۔ 1967ء کی عرب اسرائیلی دیہی عظمیٰ بن گردیان نے ہرگز میں ایک ترقیت میں کہا تھا کہ ہمارے نزدیک حرب کی کوئی حیثیت نہیں ہے، ان کو تو ہم ملک کر کر کھوں گے۔ دلیل گے البتہ پاکستان ہمارے لیے عظیرہ بن سکتا ہے۔ حالانکہ اس وقت پاکستان اپنی طاقت کی شان عدالت و رسالت کے مفہوم پر تقریباً زیر ہو گئی تھا کہاں کامی با پروگرام خاتم نبی کے مطابق کیلئے 1300 سے زائد فوجی رہنماء اسلام کا قائم قائم مقام امیر ملک کے گھر پر رہا۔

بوقت (05- اکتوبر) کو مرکزی اسرہ کے اہلیں میں تحریک کی۔ بعد تماز غمیر خوار ہم صاحب کے گھر میں اپنے اہلیں سے ملاقات کی۔ پھر فوجی طاقت سے میٹاکی۔

بوقت (06- اکتوبر) قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماع جو دعے خطاب کیا۔ بعد نماز جمادیہ امیر سے ملاقات پر گرام کی رکارڈ ملک کروائی۔ پھر طلباء اور طلبی کے دورہ کے حوالے سے صدر سے مغرب کا بزرگ رہنماء سے قرآن اکیڈمی میں ملاقات کی۔ بعد تماز غمیر خوار کلمہ مارکی میں "رسول اللہ ﷺ کی شان عدالت و رسالت" کے مفہوم پر تقریباً زیر ہو گئی تھا کہاں کامی با پروگرام خاتم نبی کے مطابق کیلئے 1300 سے زائد فوجی رہنماء اسلام کا قائم قائم مقام امیر ملک کے گھر پر رہا۔

بوقت (07- اکتوبر) کی صبح PAC کا ٹیکنیکل صلاح الدین سے ملاقات کی۔ طلبے سے موال و جواب کے اخراج میں محفوظ ہوئی۔ یہ پر گرام 9 بجے سے 20:10 بجے تک جاری رہا، جس میں 200 سے زائد طلباء و طلبیات اور اساتذہ نے تحریک کی۔ 10:30 بجے قرآن اکیڈمی کی انجمنی میں 14 طلباء کام سے ملاقات کی۔ آخوند ملک اور طلباء کو جسی کتب حصہ پیش کی گئی۔ اس کے بعد تماز غمیر خوار سے قل اور اس کے بعد 12 رہنماء سے افرادی ملکاں تینیں کیلئے۔ بعد تماز غمیر خوار اکیڈمی میں اسہر رسول مسیحیت میں اور جانوں کے لیے راہِ علیؑ کے حوالے سے خطاب فرمایا، پھر غرب تک جاری رہا۔ اس میں رہنماء کے مطابق 400 سے زائد طلباء و طلبیات اور اساتذہ نے تحریک کی۔ پھر قریبی سجدہ میں بعد تماز غمیر امام صاحب کے سارے پھر مکث فرمائی۔ بعد ازاں ایک رکن خواری کے گھر پر ملک و جواب کے معاون و مقامی امراء سے ملاقات کی جس میں یادی تعارف اور موال و جواب کی تکمیل شد۔

اور (08- اکتوبر) کی صبح 08:30-10:30 بجے حقہ کے رہنماء سے قرآن اکیڈمی میں ملاقات کی۔ تعارف کے بعد رہنماء سے موال و جواب کی تکمیل ہوئی۔ پھر مرتضیٰ طلبی ملک و جواب کے بعد مسٹوندی کی جس میں 400 سے زائد رہنماء شریک ہوئے۔ اس کے بعد حقہ کے قدمداران سے ملاقات کی اور موال و جواب کا سین ہوا۔ 110 قدمداران نے تحریک کی۔ بعد تماز غمیر خوار کے لیے رواجی ہوئی۔ بعد تماز صرف مقامی امیر شوخی پر جو ہمی کے گھر پر 12 طلباء کام سے ملاقات کی۔ آخوند ملکی کتب طلباء کو تختہ دی گئی۔ اس دو ماہ نائبِ امام الی شرقی زبان اور امیر حقہ بھی شریک رہے۔ بعد ازاں کتابتی و ادائی ہوئی۔ وہاں پر معمول کی مصروفیات رہیں۔

خلیل صنیع صاحب سے فہارسان کی مشیرہ کا تحریر ہے گھنی کی۔ گھنی اسرہ کا ہدایہ بندی سے منتظر ہوئے ہیں۔ دو ماہ مدرسہ کام میں تمام نائب امیر سے مستقل آن لائن ریکٹر رہا۔

اصف حسین: میرے ذہن میں سورہ قاطری کی یہ آیت اُریقہ ہے:

(لَيَالِ الْفَطْلَانِ لَكُمْ خَلْقُهُ فَأَنْجُلُوهُ عَلَوْهُمْ) (آیت: 6) ”یعنی شیطان تمہارا ذہن ہے چنانچہ تم بھی

امیر سیم اسلامی کی چیزیہ چینیہ مصروفیات

(18 اکتوبر 2023ء)

جراءت (05- اکتوبر) کو مرکزی اسرہ کے اہلیں میں تحریک کی۔ بعد تماز غمیر خوار ہم صاحب کے گھر میں اپنے اہلیں سے ملاقات کی۔ پھر فوجی طاقت سے میٹاکی۔

بوقت (06- اکتوبر) قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماع جو دعے خطاب کیا۔ بعد نماز جمادیہ امیر سے ملاقات پر گرام کی رکارڈ ملک کروائی۔ پھر طلباء اور طلبی کے دورہ کے حوالے سے صدر سے مغرب کا بزرگ رہنماء سے قرآن اکیڈمی میں ملاقات کی۔ بعد تماز غمیر خوار کلمہ مارکی میں "رسول اللہ ﷺ کی شان عدالت و رسالت" کے مفہوم پر تقریباً زیر ہو گئی تھا کہاں کامی با پروگرام خاتم نبی کے مطابق کیلئے 1300 سے زائد فوجی رہنماء اسلام کا قائم قائم مقام امیر ملک کے گھر پر رہا۔

بوقت (07- اکتوبر) کی صبح PAC کا ٹیکنیکل صلاح الدین سے ملاقات کی۔ طلبے سے موال و جواب کے اخراج میں محفوظ ہوئی۔ یہ پر گرام 9 بجے سے 20:10 بجے تک جاری رہا، جس میں 200 سے زائد طلباء و طلبیات اور اساتذہ نے تحریک کی۔ 10:30 بجے قرآن اکیڈمی کی انجمنی میں 14 طلباء کام سے ملاقات کی۔ آخوند ملک اور طلباء کو جسی کتب حصہ پیش کی گئی۔ اس کے بعد تماز غمیر خوار سے قل اور اس کے بعد 12 رہنماء سے افرادی ملکاں تینیں کیلئے۔ بعد تماز غمیر خوار اکیڈمی میں اسہر رسول مسیحیت میں اور جانوں کے لیے راہِ علیؑ کے حوالے سے خطاب فرمایا، پھر غرب تک جاری رہا۔ اس میں رہنماء کے مطابق 400 سے زائد طلباء و طلبیات اور اساتذہ نے تحریک کی۔ پھر قریبی سجدہ میں بعد تماز غمیر امام صاحب کے سارے پھر مکث فرمائی۔ بعد ازاں ایک رکن خواری کے گھر پر ملک و جواب کے معاون و مقامی امراء سے ملاقات کی جس میں یادی تعارف اور موال و جواب کی تکمیل شد۔

اور (08- اکتوبر) کی صبح 08:30-10:30 بجے حقہ کے رہنماء سے قرآن اکیڈمی میں ملاقات کی۔ تعارف کے بعد رہنماء سے موال و جواب کی تکمیل ہوئی۔ پھر مرتضیٰ طلبی ملک و جواب کے بعد مسٹوندی کی جس میں 400 سے زائد رہنماء شریک ہوئے۔ اس کے بعد حقہ کے قدمداران سے ملاقات کی اور موال و جواب کا سین ہوا۔ 110 قدمداران نے تحریک کی۔ بعد تماز غمیر خوار کے لیے رواجی ہوئی۔ بعد تماز صرف مقامی امیر شوخی پر جو ہمی کے گھر پر 12 طلباء کام سے ملاقات کی۔ آخوند ملکی کتب طلباء کو تختہ دی گئی۔ اس دو ماہ نائب امام الی شرقی زبان اور امیر حقہ بھی شریک رہے۔ بعد ازاں کتابتی و ادائی ہوئی۔ وہاں پر معمول کی مصروفیات رہیں۔

خلیل صنیع صاحب سے فہارسان کی مشیرہ کا تحریر ہے گھنی کی۔ گھنی اسرہ کا ہدایہ بندی سے منتظر ہوئے ہیں۔ دو ماہ مدرسہ کام میں تمام نائب امیر سے مستقل آن لائن ریکٹر رہا۔

اپنے تھیں اسرائیلی باری ہے!

عامرو احسان

maula.pk@gmail.com

گزہ کے، ہبہی اللہ شئے اور جانتے والا ہے۔ یہ معاشرے تو تمہارے ساتھ ہے اور اللہ کافروں کی چالوں کو کمزور کرنے والا ہے۔ (ان کافروں سے کہہ دو) اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو تو نیمہ تمہارے سامنے آگئی۔... تمہاری محیثت خواہ لکھنی ہی زیادہ ہو، تمہارے پکھ کام نہ آسکے گی، اللہ مونوں کے ساتھ ہے۔ (الافتاء: 19)

انہیں پر اپنی ہے کہ اخوبیا کیک ہو کہ فرزوں کے پیچے چھپے اور فردوں کو چھانٹے، میکٹے والا اسرائیل اپنی جذبیت پر بُری کا ٹکڑا رکھ کر اپنی خوبیوں کی کوچلیاں دے بے خر لٹک۔ بلکہ ساری بھلیکیاں انہا پر جاگیریں اخوفناک ہوتے ہیں۔ مثلاً ٹیکر پر وہ سائیک ہجھڑاں ہیں جو حرب ایشیا کے دوران میں 3000 سروں میں طلب میں بھرا چکے ہیں۔ اپنے تصور بھی نہ کر سکتے ہے کہ اتنے دشمنوں پر سوار کے ذریعے تھے کہ اپنے دشمنوں کی سو راٹے اندھا چھکے۔ ایک بیرونی ساری آسمانی بلائیں کر اپنے کوٹ پڑیں گے۔ کوئی خلائق میں پر اپنے دشمنوں کے ہاتھ پر بُری کرنے والے ہبہم ٹاقب ہوں۔ میڈوک (نیکی پارٹی قبی) کی جگہ بھی، افرانقی میں فرار ہوتے (AP رہنمای) 260 مارے گئے، کئی پکے گئے۔ صحنِ افغان یہ ہے کہ ایسا گلائیڈر کے ہر اٹوٹ کے رنگ پکوئی خوش کا ٹارتی ہے، جو تمہری کر ان پر پوٹ پڑے اور رنگ LGBTQ نے پوری کر کے ہے۔ افغانی تھار کے نام پر ٹلوخی جیسا حصہ (کبودی میکل سیمان) اور ہوت کی اتوں اقصیٰ پر آئے روز جلد آرہیں۔ پھر خوب کے گھولان کر کے باہم ہے اشکابندہ مومن کا ہاتھ۔ یاد ہے کہ یہ دن ماں کر جھانکے والے قسطنطینیوں کو دنیا بھر کے مجاہد کیپوں میں دربار کرنے والے قابضین بکھر دی آپا کار بیٹا۔

سرزمین کے اہل بیکن، فرزوں کی 25 میل بی 10 میل پر جو ہی ٹپی 23 لاکھ یوں مسحور کر دیے گئے ہیں کہہ سخندر، اسرائیل اور (وہی پر کربیت) یہی کے سفر کی پرتفیں بیٹھنے لیں۔ اب ان کی پریت مسحولی یا اس کا فرماں کر دیجئے والی ہے۔ اسرائیل کے پشت پناہ بھی جمیت اور قوم وحشی سے بھروسہ ہے۔ قسطنطین اسرائیلی فوجی کا ایساں چلا کر فرزوں لے آئے۔ ساحر 200-150 اسرائیلی ساحر فوجی ہیں میں سیتر اسران بنیوں میں جو جری نہروں والی بکار ہے جو فوجیوں میں قید ہیں۔ (وہی پکے کا مختدد اپنے قیادوں کو بدلتے میں اسرائیلی جیلوں کی

بردار اسرائیل کو دن تک دے آئے۔ دو چڑیوں کی تعداد میں بڑھتے ہو کے ملکی تھار کی افغانی جمیت کے دن جا چکیاں گے لاسان اتنے۔ جو ہبہی اسرائیل کی تاریخ خارجہ میں تھیں جو کو جلیاں دے بے خر لٹک۔ بلکہ ساری بھلیکیاں انہا پر جاگیریں اخوفناک ہوتے ہیں۔ میڈوک پر سوار جیسا کہ اسرائیل فوجی اپنے کے ساتھ ہاتھ تھے پر چڑھ دوڑے۔ میڈوک پر پہلے 5 ہزار راکٹوں کی بوجھا لے جو ہبہی اسرائیل سے ٹلی ایپ بک (فرزوں سے 70 کلومیٹر) دھکا کوں سے انہیں پلا دار۔ اگر ان فوج کی اسی کم ہوئی۔ وہ جنما قابلیٰ تھیں وفاٹ کی حدیت جانا ہاتھا تھا! کہا ہے؟ وہی سب بکھو جو 75 سالوں سے صرف قسطنطینیوں کا مقدار تھا۔ میکل مریمہ سلاسلوں کے سارے گھروں پر اپنی جنت بنا لے والے دھکا کاروں کے گھروں سے دھوں اٹھا، جو ہی ملکوں میں آگ پڑی۔ جبکہ اسرائیل میں آگی سے دیکھتا تھا ہے، بلکہ ایک طوفانی بلا من میکل آنکھ سے دیکھتا تھا ہے، بلکہ ایک طوفانی بلا من میکل آنکھ سے دیکھتا تھا ہے، ان کے ہم امریکہ کیا ہے جسی طوفانی پکڑے جاتے ہیں۔ اسرائیل پر اپنے کار بک دے دو معاشروں کی وجہ سے دن قسطنطینیوں کے سکتے۔ اب تک 1200 سے زیادہ اسرائیلی بلاک ٹھول 155 فوجی اور 300 غصی ہیں۔

اسرائیل کا دادو طالب ہے کہ جس نے 22 سالات پر جعلہ کیا۔ یو اینا میں اسرائیلی سفیر ٹلا اخدا یہ ہوا۔ ناگزین العین ہے اس جہاں تھاں دھکت دھکت گرد ہے (اوچہ تھاری خونیں 78 سال دھکت گردی؟) پس خدا شارکوں نے اگر ان فوج کی کار کر کیا تو قی طور پر سطل کر کی اوس اس کا فرما قوت ایسی ایمانی مسکوں میں (جس کی بیوادیں واپس ہو گئیں) ہے جھٹکے دھکے کر کیا بلکہ بالا ہو گئی اپنی حقیقت یہ ہے کہ تم نے انہیں قل میکس کیا بلکہ نہ نے پھیکا بلکہ اس نے پھیکا۔ 5 ہزار راکٹوں کی بوجھا ہوئی (وجود پیاس میز کارخانوں سے ہیں)، قسطنطین گھروں میں ہے تھے (ا) ہر اگلے یورپ، اسرائیلی خداوں پر اوتے اپنی پرندے (غشی) کی رکھ رہا تھا کہ اللہ مونوں کو ایک بھر بن آؤں سے کامیابی سے

فلسطینیں نے بالا جاگت عی دھماکہ خیز دینے کیا۔ سر پر راک اولوں کی پارٹی مانڈا آپرے تو یہ لالا: "هم فلسطینیوں پر چشم کے دروازے کھول دیں گے" تاریخی جواب بدریان حضرت عمر قاروق (رض) موجود ہے۔ پورا گنہاں اسی طبقے میں بھول جنت میں لیں اور جھمارے مکمل چشم میں! اسوی طلاقات، بحال ہم کے بھی راکوں نے پر غیر ۱۵۰ دیے! اسرائیلی تسلیم کا پڑتیں وہ ۷ اکتوبر (ہر یا کے سارے عوام میں ہم من قاوم، طارق بن زید بھی)، ان بلوتوں کو بیچے چھوڑ گئے! ان طلاقات کی بحال کا نشویں یا ہو کو پڑھا جاوے تھا۔ اس لئے کہا: "هم فلسطینیوں کو عرب ممالک سے طلاقات پر دش کی اباحت نہیں دے سکتا" صدر شام کا حل ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو یہ ۱۹۷۳ء کا اسرائیل پر پاچا کے

لہارہ اکر (قدامت پندت بیدویوں کے ساتھ موسقی پر) قص کرتے دیوبنی دیکے گئے اور یہ بھاری سوال جاس نے کھوا کر دیا! سعودی عرب سیاحدوں کے ہوئے میں اپنے دروازے بیکھدی سیاحدوں کے لیے کھونے کو طلاقات بحال کرنے چلا تھا کہ فلسطینی ایمانی سیاحت پر کربنہ ہو گئے۔ (اسلام میں سیاحت چھلانگی تسلیم اللہ ہے اُنہیں اکتوبر ۲۰۰۸ء میں ۲۳ دن تک، ۲۰۱۲ء میں ۸ دن، ۲۰۱۴ء میں ۵۰ دن، ۲۰۲۱ء میں ۱۱ دن تک ان پر بکھر رہے تھے) کیونکہ سلطنتیوں سے شاہدوں، مظہروں، علاج سے عروی، بے روگاری، بیلادی کھلیات (کل، پانی، گس) کی بذریعہ تک مجنحی بلا گیں تکلیل ہے۔ فرمات کر دیتے ہوئے ہوئی بھی تو پھیاس کے لگ بھگ اجس کاڈر سر انجل پر ساہے "حق محمد اور سنت کے سامنے گھومنے۔

نکھل جام حملوں میں فلسطینی ہزاروں میں شہید ہوئے اور اسرائیلی ہلاکتوں کی تعداد ۶،۸۰۰ ایک آنہ مریضہ زیادہ ہوئی تھی تو پھیاس کے لگ بھگ اجس کاڈر گوھیف نے جعلے بارے ہیوان دیا! تم نے یہ کہنا کافی نہ کریا ہے کہ بس بہت ہو گئی۔ آج ہم نے قبضہ حکم کوہاٹ کو سب سے بڑی جگہ جھلکی ہے۔ زندن پر نکلی مخالفت پر متین آخری حکومت کو حکم کا جانا ہے۔ یہ جواب ہے الصلی کی سلطنت بے حرمتی / لذت پایاں کرنے کا آپ کاروں کے فلسطین پر بوجھ حملوں کا۔

دولتی جانب ایام عرب ممالک کی طرف سے اسرائیل سے طلاقات بھائی کو سلم حرام میں ختم و خسے کیا گا۔ عرب اور کہاں ہیں! مسلم بھائی اوسکو یہارے ساتھ کیا اور ہے؟! دکھ اور شرم کے مارے یہ مذاطر دیکھنے کی محنت نہیں چلتی۔ سچی نسل اور علیحدگر ہن شاید نہیں جانتے کہ کہاں فلسطینی بھائیوں کے ساتھ رہتے کتنا پا رہا ہے۔ 1940ء میں قابو افغان نے دو قرار دیں جنور کی کوئی بیان، اورون، لیبان، غرض مشرق و سطح کا مودع کیا گیا۔ ملک نہیں۔ قازی حجاج، حواس تھجان لے واخی طور پر کہا کہ آپ بیان عرب ممالک کے لیے ایک پیغام ہے کہ اسرائیل سے طلاقات مخفیگی کریں۔ یہ ایک دوسری ملکات پر ہے۔ میں اسے دوکھاتا ہوں۔

یاد ہے کہ بھی تو سعودی اتحاد اسرائیل پر کرتے والا سعودی چھٹا، اور ستانہ داؤد والا اسرائیل چھٹا اشانہ پر شانہ

کہاں ہیں عرب اور کہاں ہیں مسلمان!

ذوالقدر احمد مجید

خود کے مظلوم فلسطینیوں پر کوئی کام لکھے اور اسے اپنی آزادی کے لیے جدوجہد کا حصہ ہے جس کی پیروں ادا کیا جائے اور اسراکل نے ورنگی کے قام ریکارڈ توڑ چارڑا جا رہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جاس کا دیر اسرائیل رکونے کے لیے جس کے مظلوم فلسطینیوں پر کوئی کام لکھے اور اسراکل نے ورنگی کے قام ریکارڈ توڑ چارڑا جا رہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جاس کا دیر اسرائیل رکونے کے لیے جس کے مظلوم فلسطینیوں پر کوئی کام لکھے اور اسراکل نے ورنگی کے قام ریکارڈ توڑ چارڑا جا رہتے ہیں۔

چالیس لاکھ فلسطینیوں کو صورتی سے مذاہیجے کے لیے ان پر اپرے آگ اور بارود برسا رہا ہے اور پیچاں کی تکلیف اور پانی کے کاٹشن کاٹ دیتے ہیں۔ وہ ہمارے سامنے موٹ کے مدد میں جا رہے ہیں، میں مخصوص بھائی کی لاٹین ایجادے پاکری ہیں کہ "کہاں ہیں عرب اور کہاں ہیں! مسلم بھائی اوسکو یہارے ساتھ کیا اور ہے؟! دکھ اور شرم کے مارے یہ مذاطر دیکھنے کی محنت نہیں چلتی۔ سچی نسل اور علیحدگر ہن شاید نہیں جانتے کہ کہاں فلسطینی بھائیوں کے ساتھ رہتے کتنا پا رہا ہے۔

کتابیں ایک طبقہ ملک پاکستان کے لیے اور دوسری طبقہ ملکیوں سے اٹھا رکھنی کے لیے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کو اقوامِ متحدہ میں فلسطین کا Defecto فوجی خارجہ کیا جاتا تھا۔

تمام قیر جاندار بھرمن کے بھول جاس کی کھوئے اوارے گئے، بودھوں کو بے دینی سے لکار کرنا پر تشدید کیا اور گھبٹ کر کھوئے باہر جیکہ دیا گیا۔

تو اسے طبریہ راجہ بارہت کے حکم ان میں۔

ساخت اکتوبر نئے قام کر دیوں کے قلب ۱۶۱
ویسے ہیں، ایک طرف سلمہ ممالک کے حکمرانوں کی پسی جسی
کمل کر سامنے آتی ہے اور دوسری جانب نام فہاد
”مہدی“ طرف کا شدید تھب اور اس پرستی پر بڑی
طرح بے قاب بُونگی ہے ”اس کا اور یوپ قسطنطیلی چھل
کا قتل نام جاؤں گے کہا ہے، ان پر بارہ دادا اگل کی بارش کو
درست قرار دھاتے ہے۔

ان پر تکلیف اور پرانی بند کرنا اسرائیل کا حق بنتا ہے
وہ چالیں لا کو قسطنطیلیوں کو انسانوں کا خدا یا حق دینے کے
لئے تباہیں ہے۔ وہ ایسی انسان بھتے کے لئے بھی تباہ
تباہ کیکہ ان کی نسل بور چڑیہ تباہ ہے۔

حیرت ہے کہ ایسا موقع کے حال لوگوں کو تم
حافت سد کھٹکے کے بھائے اپنے سے برخٹھتے ہیں اور
ان کی چند بُت کی ٹھالی کرتے ہیں جو ہمارے بذریعہ
احسان مکتری کا ھمارا ہے۔ مشرق کے پہل شام
رسال پہلے مسلمانوں کو موت کر گئے تھے کہ ان سے خرکی
امید مت دھوکہ ان کی روگ جاں بیجوں بھومنیں ہے۔

ان کا کچھ سنبھل ہے مگر ان کا ان دونوں پیغمبر سے
شارکیہ تھے اور ان کی نسل اور حکمت دراصل ہوں کے
پیغمروں میں تھی کاروباری کے سوا کچھ نہیں۔ جب ہر مردوں
کی قاتلانی ہو رہی تھی اسی احتفال کرنا ہو گا کہ تم خوبی
خوبی لیں جو ایسا موقع مستحب ہو اور اپنے میلوں مکیلوں میں
ست ہیں اور عسکری طبقہ مسلمانوں کے مصالح اور
دھوکوں کا درجہ ایسا نہیں ہے۔

بہر حال فوری طور پر کرنے والے کام یہ ہے کہ
اوائی ہی کاروباری احوال بحال چائے جو امریکا اور یوپ
پر بنا کر اسرائیل کی دروغی کو روکتا۔ اور
ریڈ کس جنیں تھیں کوئی کوئی اسے اسی آواریں بھاندھنا شروع
خواک اور یقینے فوری طور پر فوج بھیج کا اتفاق کرے۔
تم سلمہ ممالک اسرائیل کے ساتھ سفارتی تھلات ختم
کریں اور اس سے ہر چشم کی تحریک بند کر دیں۔ تمام سلم
ممالک اسرائیلی معموہات کا کمل بایکاٹ کریں۔

ایک بات بہر حال یقینی ہے کہ ۱۷ اکتوبر نے
شرقی اعلیٰ عیاذ بوری دی جائیں تھے لیکن دعک دے دی
جس قسطنطیلیوں کی قربانیوں اور ان کے خون میں آزادی
کی چک نظر آتی ہے کہ سلطنت کا شامراہ رہیں ٹھاکا ہے
کہ خون صد اڑا ختم سے ہوتی ہے بھیجا۔

لہ جوکل ایکٹی وی جوکل پر تجویز کردہ تھا۔

ایک اور مظہر سامنے ہے اپنے مکان کے بیچ پر
کھڑا ایک روزانہ مخصوص بچہ پکارتا ہے، ”میری ای،
اگر اور بھائی کو اسرائیل کے ہوں تے مار دیا ہے۔
کوئی ہے جو ہماری مدد کے لیے ۲۴۔“ اس کی
پاکیت ہر کے دل بھی پاش پاٹ کر دے گر سلم دیکے
حکمران خلائی کا کمل الہاد کر پے خس پرے ہوئے ہیں۔

اس پاکیت کا حساب مرف اڑیلہ کی پاری بھٹ سے
ایسا جس میں ایک دیری نے کھڑے ہو کر کہا ”میں اڑیلہ
کے ہوم کی طرف سے مظلوم قسطنطیلی بچے کو بیجن دلاتا ہوں
کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں“ اسلامی ممالک سے مرف ایک
آواز سنائی دی ہے کہ ”اگر یو مطمہم سے ہوں گا کیا تو پاک
چکاری، اچھی اور اسلام آباد بھی ہمارے پاس نہیں رہی
گے، اور اگر یہ تھیں اور اسلام آباد رہے تو پاک اور دین
بھی نہیں رہے گا۔“ اپنے بچے کے ہوں گے کیا آواز
کے جوہات مذکور در طب اور دنی کی ہوئی ہے۔

اردو ان کے حرمون کا گرد اپاک نے کہا تھا کہ

”یہ وہ ارب مسلمان آسمان کی طرف من کے اباٹلوں
کے شہر ہیں کہ وہ اکڑیں پھولے سے لک اسرائیل
سے چاہیں۔ یاد رکھو اس ہار اکراٹیں اتریں تو وہ
اسرائیل پر ہیں مسلمانوں پر پھر رہ سائیں گی۔“

مظلوم قسطنطیلی باشکوں پر جب اسرائیل نے علم
اور برستھ کے پہاڑوڑیا لے تو خود اسرائیل سے اور
وہاں پر کی جو دیکھی گئی تھی اسی آواریں بھاندھنا
ہو گئی ہیں جو کمل کر اسرائیل اور اس کے سرپرستوں کی
ذمہ دشت کر دیتے ہیں۔

ایک بہری ملک کا سائبی وزیر کہہ رہا ہے ”اس
مورتھ حال کے پڑے جنم ہم تھیں بھی یو پاک اور اسرائیل
جو قاتل کو رکھتے ہیں اور انسانوں پر اتنا حالم دیکھ کر گھنی نہ
صرف خاموش ہیں بلکہ عالم کی مدد کر رہے ہیں جس طرح
امریکا اور یوپ نے ساٹھ بھرپڑھے میں نسل پرست
حکومت کا تاثر کر رہا۔

ای طرح اسرائیل کی نسل پرست حکومت کا خاتم

کرے، جب ہمارے گاؤں کا کفارہ ادا ہو گک“ حق اور
ہاٹل کے حلیف اور جریبِ حق ہو کر سامنے آگئے ہے،
خود امریکا اور یوپ میں قسطنطیلیوں کے حق میں بھڑ
برے بڑے بلوں کلہ رہے ہیں اور مشرق میں اسرائیل
کی قاتل اور نسل پرست حکومت کا کوئی عنوان نہیں تو وہ وہندہ
کی قسطنطیلی کی فریادوں ملک ایک بھروسی صفائی کے القابو

لی وی اسکر بیوں پر وہ معاشر و کہہ کر دیا ہے کہ
مسلمانوں میں خود مختی کی بردڑی گئی، پھر جو دھماکو
نے اس پر تجویز و تحریر کے ذریعے روگل کا اعتماد کیا تھا
وائف مجھے چاہدے اس کا عملی حساب دینے کا فیصلہ کیا۔
عالمی میڈیا کے مطابق اسرائیلی قویوں اور اس کے خیہ
اگرے محمد وائف کو مبان سے مارنے کی سات پار کو عرض
کر سکتے ہیں۔

اس پر آخری حل 2021 میں کیا گیا تھا وہ حق کیا
گی ان ایک آگوں ضائع ہو گئی۔ پھر اسرائیلی خلیفہ ایکھیاں
اس کا پچھا کر رہی ہیں اس لیے وہ خود مختار مام پر جس آٹا
اور شاید یہ سمجھی کسی نے اس کی صورت پر بھی ہے۔ اس نے
بھی کسی بھی سے خطاب جسیں کیا تھے قسطنطیلیوں کا پچھچا جاس
کا نام جاتا ہے کہ کاغذہ ان کا ہے وہ ہے۔

درائی ہاتے ہیں کہ 2014 میں اسرائیل کے
ہماری چھلش اس کی بھروسی، سات ماہ کا پچھہ اور تین سال کی
تباہیوں شہید ہو گئے تھے اب تاریخ میں اسرائیل
2 اس کے قاتل کے گھر پر بھاری کی ہے جس سے اس کا
ہماری اور نہ اس سے جعلی بھر پڑی ہے تھے۔

لی وی اسکر بیوں پر اقتضہ مظہر سامنے آرہے ہیں،
ایک بھروسی کی اسکر سے ہات کر دیا ہے کہ ”فرہ جو ملے کا
ڈھرم بن گیا ہے، کئی کو ایک انسانی بُتی ہے جوہل میں لا کو
اسنار پتی ہے جوہل کر دھماکہ ایک بھر پڑی ہے۔

چیل سونا ملک کے لیے کھر سے لٹکے والوں کو
اسرائیل کی قاتم کر دھماکوں پر ملے کے گزندھے پر جاتا
ہے جہاں اسرائیلی قومی قسطنطیلی حوتوں اور بیکل کو بھی
دھشت کر دیجئے کر کلاؤں کے کڈریے ایں کی خلاصی لیتے ہیں۔

کھر کے مودوی مرض میں جلا ایک بھروسی خاتون جو
پاکیں گھیٹیں ہوئے جل رہی تھی چوچنے کے پر طلاقی کے
وہاں گر پڑی ہے اسرائیلی فوجی نے جنڈے مار کر ایک
طرق دھکل دیا۔

یہ کلادا قصہنی پر معمول ہے اور یہاں کیکن
کی دھائیوں سے پہ تر زندگی گزاردی ہے تھیں۔

گھر اس سے زیادہ دکھ کی بھاتی ہے کہ ان کی
جھیل اور جیسا کے کی ایمان نکل گئی تھی، انسانی حقوق کا
کوئی نام لہا اس کے دھوں پر مر جم رکھنے کے لیے چار
نہیں، کوئی نہیں کاتم کا ہمدوخوں کے کی جاتی تھیں کہتا۔“ یہ
کی قسطنطیلی کی فریادوں ملک ایک بھروسی صفائی کے القابو

لڑکوں فلسطین

سیدنا ابوالاہلی مسعود و ولی

سئلہ ملکیت کا آغاز عرب بدوں کی خارجی کی وجہ سے خلاف ملکیت کی موجودی کی پہنچی سے شروع ہوا۔ جنگ عظیم کے وطن ہی 18 ستمبر 1918ء کو حکومت برطانیہ اور فرانس کو دہلیان ختمی محاباہ مانگیں۔ میراث معاہدہ ملے پایا۔ جس میں دہلوں ممالک نے جنگ عظیم

اول کے بعد اور سلطنت حاضری کے تکمیل خاتمے کے پہلے نظر مشرق و مغرب میں اپنے حصے اعلان کا تھیں کیا۔ ان معابرے میں برطانیہ نے بیویوں سے کے گئے حصے کی محفل کے لیے "بالتوری و بیکری" میلادت کا طاف و پیغمبر ملکیت ایک الگ خوددار ملک تھاں کیا۔ میں "جہد" کے شرق میں مارکی طور پر بیان کے طلاقے سے لے کر "تواس" بیان "نک" اور صحراء سے سیستان سے مصلح اور فراہ کو شال کیا کیا تھا۔ اس کا دار حکومت بیت المقدس (یہود) کو تزویر دیا گیا۔ بیان یہ بات یاد رہے کہ اس وقت ملکیت کی موجودی میں موجودہ ملکوں کو بھی شال کیا گئی تھا اس سے پہلے یہ سما طلاقہ کی ملکیت میں جس کا اعلان تھا قسطنطین پر بیکری خصوصی تدبیع اور ایک نام کے مطربی کی تھے سے لے کر "نام اللہ" "نامون" "رامی" اور "یا" "جک" کا طلاقہ کیا تھا تاریخ کے علاوہ دور میں "میر ون" اور "فرہ" تاریخ کے مختلف ادوار میں ملکیت کا حصہ رہے ہے۔ البتہ "نامون" "جہد" اور ان سے اگلے طلاقہ تاریخ پر بیان کا حصہ رہے۔

"جہد" کا سارا طلاقہ عمر کا حصہ تھا۔

9 دسمبر 1917ء مرتکبی اورجن کے کلائر جول

ایڈ مٹل کے "بیت المقدس" میں والٹے کے فوجی بھروسی "بالتوری و بیکری" میلادت پر عمل بڑوں ہو گیا۔ 19 سے 26 پر 1920ء کے بیان اگلی کے شتر سان ہوئیں میں ہوتی طالی کا لائزنس میں دیگر ممالک کے ساتھ ملے تھے تھیں شدہ ملک ملکیت کی ازاں کیا گیا۔ 10 اگست 1920ء کو معاہدہ سیدے (Treaty of Sevres) کے تحت "جہادی قوتوں" نے ترکی سے اس ازاں کو قبول کیا۔ اسی میں دو حصے میں دی جائے تھلیں تھکے حلقوں پر قبضہ کرنا چاہیجے ہے ان میں دریائے تھلیں تھکے حلقے کا اعلان کیا گیا۔ اسی میں دریائے تھلیں تھکے حلقے کے اندرونی بیان پر اس سے ملک نے اس طرح طلاقہ اپنی جاگہت کے امدادوں کا اعتماد کیا۔ اس مخصوصے کی ہو تھیں مسیحی مسیحیت کے شائع کردہ تھے میں دی گئی ہے اس کی رو سے اسرائیل ہن

لے سے "برطانیہ کی قیامت" میں دیے گیا۔

"ایک آف میٹس کی ملکیت کی تولیت کی پڑھائیں اعلان میلادت فی" کے اشکل 2 میں واضح طور پر درج ہے کہ "برطانوی انتظامیہ ازاں ملک (ملکیت) کو پہنچانے کے لیے میں قدری کر دیں۔"

اب و حیثیت جس طرز سے دنیاۓ اسلام کو تورات اور یہودی میں لے کر اس نہ کہ بنائی جیسی جمیعت المقدس کی قیمت کے بعد وہ بارگیری کے ساتھ کھرا تھا اس کے الفاظ پر تھے کہ "آج ہملاں ہو دے کے لیے وہ سماں میں داخل ہو رہے ہیں۔" اُنیں دو دو جو سے مسجد اقصیٰ کو یک نعمت دار طبقے کے بھائے تھیں جو تھیں کے طور پر اس کا لاؤ و پیغمبر ملکیت ایک الگ خوددار ملک تھاں کے طلاقے سے لے کر "تواس" تھا۔ اسی طرف دوسرے میں "نک" اور صحراء سے مصلح اور فراہ کو شال کیا گیا تھا۔ اس کا دار حکومت بیت المقدس (یہود) کو تزویر کیا گیا۔

دوسرے اجزا میں مخصوصے کے اہم ترین اجزاء دوں۔ ایک

یہ کہ سماں اقصیٰ اور تھی اصلیزہ کو دھا کر کوئلیں میانی تھے اسی طرف دوسری قوم کو آخری کارروائی کے لیے تھریق تیار کیا گیا۔

دوسرے یہ کہ اس پرے

حالات پر قبضہ کیا گیا ہے اسرائیل اپنی میراث کھاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مخصوصے کے ان دو طائف ایجاد کوہر مسلمان ایک طرح بھاگ لے۔

جہاں تک پہلے کا قاعده اسرائیل اسے

مکمل جامدہ نہ لے پا سی وقت قارہ وہ کا تاجیب بیت المقدس پر اس کا تبدیل (1967ء) ہوا تھا۔ ایک دو دو جو سے دو طبقے ایک دو طبقے کی تھیں اس کا تبدیل کرنا ہے۔ ایک دوسرے کے

دیاں میں صرف اسرائیل ہی اس ملک ہے جس نے شدید

عمل کا افریقہ ہے جو 50 میل پہلے کی بات ہے کہ دوسرے یہ کہ خود بیویوں کے اندر ملکیتی بیان پر اس سے

ملک نے اس طرح طلاقہ اپنی جاگہت کے امدادوں کا اعتماد کیا۔ اس مخصوصے کی ہو تھیں مسیحی مسیحیت کے

کوہر میں کیمی (اسکی) اکر کرے گا، جب تک وہ نہ آجائے میں انتشار کر لے گا۔ (وہی ہے کہ مسلمان اور مسیحی تو محدث میں ہے) کوئی مانے گا، مگر کوئی ان کا انتشار کرے گی اور وہ اپنی سکی مسیحیت کی موجودی ہے جس سے میں

کر رہے ہیں۔ ان کا یہی سکی موجودی ہے جس سے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "کی وجہ قرار دیا ہے۔" یہاں کے قدامت پر زندگی کو کھوں۔ دوسرے اگر وہ جو شدت پر ہے اور جس کے ہاتھ میں دریاں اس وقت اسرائیل کے

وقت اور کیا گیں ہیں، وہ کہا ہے کہ قدم بیت المقدس اور دیوارگیری پر قبضہ ہو جائے کے بعد تم وہ سماں میں واپس پہنچے گے۔ کہا ہاتے ہے کہ وہی قوتوں کے پیغامی نے

کی مکری تحریت دی اور انہیں اس وقت کے جدید ترین اسنے سے لیس کیا۔

یہاں واحد رہے 1945 کے اختام تک، بھروسی فلسطینیوں کی کل آبادی کا مرف 16 فیصد تھے اور ان کی میں مکالمت میں مرف 3 فیصد زمین تھی۔ کیوں کہ ان کی اکثریت غیر قانونی تاریخی وطن اور پناہ گزینوں پر مختل تھی۔

1948 میں برطانیہ نے بھروسی آبادکاری سے محروم پاک اور بھارت مسلم آبادی والا طلاق فلسطین سے کاٹ کر ایک ملک بنا دیا۔ اور اُسے خلاف برطانیہ سے بھروسی ملک کو بھروسی میں بنا دیا۔ برطانیہ نے سے خدا کی کرنے والے ہائی تاریخی تاریخی کے حوالے کر دیا۔ جوں آج اردن کی بادشاہت قائم ہے اور ان کے فلسطین سے کٹ جائے سے آبادی کے تابع میں خاصہ فرق پڑھ گیا۔ بھروسیوں کی باقی مالکہ فلسطین میں تعداد 16 فیصد سے بڑھ کر تین یصد سے زیادہ ہو گئی۔

ایک لاکھ بھروسیوں کو بھروسے سے فلسطین نکل کرے اور مسلمان آبادی کا بڑا حصہ ایک کرنے کے خلاف مسلمانوں نے احتیاج اور ہڑپڑیں کیے۔ جس کے جواب میں صہیونی حکومت نے برطانوی اتفاقیہ کے خلاف بغاوت کا اعلان کروایا۔ اس اعلان بغاوت میں کہا گیا کہ برطانیہ بھروسی کے دشمن نازیوں سے بر سر ہکار ہے اس لیے صہیونی برادر راست اُسے قلاذ جھیل بنا دیں گے۔ بلکہ برطانوی اتفاقیہ کے لیے کام کرنے والے مسلمان، ان کے والی خانہ اور املاک صہیونی دوست کو بھروسیوں کا ہفت ہوں گے۔ 1939ء سے 1945ء کے درمیان کل 33,304 بھروسیوں نے برطانوی اتفاقیہ کے خلاف بغاوت کا اعلان کروایا۔ اس بیان بغاوت میں بھروسی کو حصہ لیا۔ لیکن ان کے باوجود بھروسیوں کا رول مالیں اگرچہ کم تھیں اور برطانوی اتفاقیہ کو بھروسی میں کسی دفعہ کا تعلق نہیں کیا۔

مسلمانوں کی بار بار کی ایجادوں کے جواب میں برطانوی افران کا جواب ہوتا کہ جگہ حالات میں جایا جاؤں گہل کھولا جائے۔ جب کے اختام پر دوست گردی کرنے والوں کو کتابوں کے گھرے میں الایا جائے گا۔ اسی درمیان بڑپ سے جنگ کی جہاد کاروں کے نیچے میں بھروسیوں کی بھروسی کو بھروسی کے خیالیں پھیلائیں گے۔

برطانوی دستبرداری کے ساتھی صہیونی حکومت نے مسلمانوں کے قتل عام شروع کر دیا۔ صہیونی لیڈر اور اسرائیل کے پہلے صدر میں گوریان نے بیان جاری کیا کہ فلسطین مسلمان بھروسی اور جو ایسا تھے کہ بھروسی کے قرب بھروسیوں کو احتجاجی الواقع نے پناہ گزیں (11th columnist) بن سکے ہیں۔ اس لیے انہیں بڑے چالے پر گرفتار کرکے بدر کرنا ضروری ہے۔ گرفتار کرنے کی تہذیب انہیں ایک ملک پر کیا جانا تھرے۔

بھروسی برگیڈ کے کاٹاڑ اور بعد میں اسرائیلی افواج کے پہلے کاٹاڑ ایجیٹ "مورچاں مکھیں" نے افواج میں فلسطینیوں کی نسلی مفتانی کی مہم کا آغاز کیا۔ اس

میں اپنے "اشرن اور اگون" یونیورسٹیوں بیکن بیلیز تھوڑی تحریت کرنے والے برطانوی اتفاقیہ کے "ریک جل کیلین" کے احمد و شارکے مطابق 1936ء میں اسی میں بھروسی آبادی کے مخاذات کو تباہ کرنے والے اور معافی و معاشری امور پر مکالمات میں فلسطینیوں کے ساتھ مٹوے اور تباہ کرنے کے لئے "مالی صہیونی ایسوی ایشن" کو ایک جو ایسی ایجنسی کے طور پر تسلیم کیا کیا ہے۔ "مالی صہیونی ایسوی ایشن" کو برطانوی حکومت سے مٹاوارت سے وہ تمام ضروری اقدامات کرنے کی آبادی ہو گی جو ان تمام بھروسیوں کے لیے مددگار ہوں جو بھروسی وطن کے قیام میں شامل ہوں چاہے ہوں۔ ایک 22 میں درج ہے: "اگر بری، عربی اور جبراٹی فلسطین کی سرکاری زبانیں دل کی، اور فلسطین میں استحصال ہوتے والے ڈاک گھر ماکنی پر عربی میں لکھے جائے والے ہر قدرے یا محروم کو جبراٹی زبان میں ہر لکھا جانا چاہئے"۔

برطانوی دور میں بھروسیوں کو فلسطین لانے کے لیے پوری دنیا میں تیسیں سماجی چالاکیں تھیں۔ فلسطین ہجرت کرنے والوں کے لیے مردمان ملکری خلیل کیے گئے۔ تمام بڑے بڑے بھروسی ناموں نے اس بیان میں بڑھ چکے ملک کے دشمن بھروسیوں کا رول مالیں اپنے چاہیے۔ لیکن ان کے باوجود بھروسیوں کا رول مالیں اپنے چاہیے۔ لیکن آسٹین اور برطانوی اتفاقیہ کو بھوس کے اسلام و شارکے مطابق 1920ء اور 1945ء کے درمیان کل 33,304 بھروسیوں نے بڑپ، ایشیا، افریقہ اور امریکہ سے فلسطین ہجرت کی۔ جس کی وجہ سے تو مقامی آبادی کے تاحسب میں کوئی خاص ترقی پر اور نہیں بھروسی مسلم عاد آرائی شروع ہو گئی۔

20 نومبر 1935ء میں برطانوی فوج نے صرف شای خوبی میں خود ایجاد کیے تھے میں مظاہرے کے قریب بھروسیوں کی تاریخی میں گوریان نے اسی میں بھروسی کاٹاڑ کر دیا۔ جس پر فلسطینی مسلمان ہڑک اٹھے۔ برطانوی اتفاقیہ کے خلاف جذبات کا طبقان اچھا کرو رہا۔ اس موقع پر صہیونی حکومت نے برطانیہ کے حق میں مظاہرے کیے اور مسلمانوں کے جذبات کا طبقان اچھا کرو رہا۔ کیتے۔ جس کی وجہ سے ملکی بار مسلمان بھروسی کے خلاف ایجاد کو بھروسی کو بھروسی کرنے والی تقدیر کیتے۔ اس کی وجہ سے ملکی بار مسلمان بھروسی کے خلاف ایجاد کو بھروسی کرنے والی تقدیر کیتے۔

ان میموں سے قسام کو بھیلا ہا کر برطانوی حکومت نے بھروسیوں کو اس کا کثرا شروع کر دیا۔ صہیونی حکومت نے برطانوی فوج کے تھاؤں اور اھادیتے مختلف ملائقوں

مشرق و سطھی کا آتش فشاں

بانی حکیم اسلامی ذی انگر اسرائیل

کچھ ہنا کہ اس چنان پر مانا ہوکل میانال قہ میتے وہ دوبارہ قبیر کنایا چاہئے تھا۔ اسے قبیر کرنے کے لیے ان کا مخصوص ہے کہ سہر احتی اور قریۃ المحرر گردیا جائے۔ بہر حال جب شیرون بیوال آیا تو اس نے اعلان کیا کہ ہم جلد عالمیہ اس اپنے تیرے پوکل کی بندوں رکودیں گے جس کے لیے بڑے بڑے تھر اور چانسی خارکی گئی تھی۔ اس پر مسلمانوں میں روگل ہوا۔ جو اسون نے تھراو کیا تو پہلے شرمند ہو گیا جو گزشتہ لادہ میں سے جاری ہے۔ پہلے ماحملہ بڑھتے بڑھتے اُن جنین کے کپکے کل مام تک آن کھانہ ہے۔ پھر علم پوری دنیا کی کافیوں کے ساتھ بڑی دھماکی سے ہو رہا ہے۔ بہر حال شیرون کی اسٹریت اور جاری کا تیجہ یہ کہا کہ وہی سال سے چلے۔ والے امن نہ کرات میں ہونے والی علیش رفت درد ہو گئی۔ چنانچہ اب مشرق و سطھی کے جو حالات سائنس اپنے میں وہ بھت خوفناک ہیں۔ مالی میدانیت ان حالات کو "The Nightmare Scenario" (اجھائی بیٹھتا ہلک) کا نام دیا ہے۔

اس پڑی صحت حال کے پس خڑ کے ہم میں تین یا تین دو ٹکریں مکمل باتیں کیے ہوں گے جو اس سلسلے جگہ موجودہ مسلمان امت، امت ہجری مسلمانیت کے حضور مسیح یسوع کی بھٹ کے بعد سید اپنی بادا مالیوں کی وجہ سے اس منصب سے سورول کر دیئے گئے اور مسجدیں کی خاتمت کے طور پر جوست مذید کے حوالہ بھالی تو چید کا قبلہ بدل دیا گیا۔ وہ مسیحی بات پروٹ کیجیے کہ ان دونوں انتوں کے بارے میں قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسٹھنے پہنچنے سے بتا دیا تھا کہ ان دونوں پر عروج اور زوال کے دو دو اور اسی میں کے بھید کا آخری دور رہا سن 1870ء سے لے کر 1917ء تک جاری رہا۔ 1870ء میں رومنیوں نے ان کا Second Temple گرا یا۔ اس وقت لاکھوں یہودی قلی کے کچھ

امیر حکیم اسلامی ذی انگر اسرائیل 19 اپریل 2002ء کو "مشرق و سطھی کا آتش فشاں" کے عنوان سے اپنے خطاب جمع شہر فرمایا:

مشرق و سطھی میں فلسطین کے خالے سے خالیہ افغانستان کی تحریک ترقیا تو یہ سال پہلے شروع ہوئی تھی۔ اس خالیہ میں اسرائیل دوبارہ عظم شیرون کی طرف سے خوفناکی اور رینگی کا جو بڑتین ظاہر ہو رہا ہے اس سے مشرق و سطھی کی صورت حال واقعہ ایک اپنے آتش فشاں سے شاپنگ نظر آتی ہے جو کسی بھی وقت پھٹ کتے کہے۔ اس سے قبل تقریباً اس سال اُن مذاکرات کا

ایک طویل مسلسلہ گزرا ہے۔ یہ مذاکرات ملک کی جنگ کے قریب بعد شروع ہوتے تھے۔ ان مذاکرات کا آغاز ہپاہی کے صدر مقام میریڑ سے ہوا تھا، جہاں سے پہاڑوں پر ہے، پھر یہ مذاکرات کی بارہ فلسطین میں ہوتے ہے، پھر کمپلاؤں میں ہوتے ہے۔ بہر حال ان مذاکرات کا یہ سلسلہ ابھی بھل رہا تھا اور ایک حد تک اس بات پر مشتملت ہو گئی تھی کہ اسرائیل وہ ملکتے خالی کرے گے۔ 1967ء کی جنگ میں حصے ہوئے تھے کہ ایک ملکیتی جنگ کے لئے پر مسلمانوں کے خلاف استعمال کیے گے۔

1948ء کے آرٹھ سیمینوں نے فلسطین کی 80٪ پر مدد سے یادہ اراضی پر قبضہ کر لیا تھا۔ فلسطینی مسلمانوں کے 531 مدنیات اور قبصات کمل جلا کر دیے گئے تھے۔ مالی اور دینے مسلمانوں کے کے ساتھ ملامہ تر تنصیح اور اسرائیل کی مددیوں کے باوجود فلسطینیوں کے 31٪ پر قلیل طام کیے جائی کی تصدیق کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک میں پہاڑوں کی تعداد میں فلسطینی مسلمانوں، بچیں اور جنگ کوں کو ایک بھگتی جو کہ مسلم منصوبہ بنلی کے خلاف قلیل کیا گی۔ 80٪ بڑے شہروں سے مسلمانوں کا دین جان میں اکا کیا گی۔ 18٪ کے فلسطینی مسلمان اپنے گھر رہ جائتے ہیں، بھروسے ایک لاکھ سے زیادہ اسرائیل کے

1۔ اپنے قبیلوں کو سینہا اور آسان حجم حیری مل دیے جائی کیا تھا۔ "جس بھی ورب سے آپ کا سامنا ہوا سے مار ڈالا۔ وہا کا خیر سو اسے خام ملے والی ایسا کو جلا دو۔"

فلسطین میں مسلمانوں کی سلطی مخفی کو آپ پہنچ کیسی" کا نام دیا گیا تھا۔ جس میں یہودی برگلی کے سامنے آگاہ، پامہاہ اور اگر جھی مسیونی دوست کر جیسی بھی شاپنگ میں۔ "محیر" فلسطین کا پہلا بڑا شہر قابو مسیونی دوست گردی کا نام تھا۔ جہاں ایک بھی مسلمان کو سبب نہیں دیا گیا جو ہدہ دوست گردی کا فکار دے رہا تھا۔ اس پر اپریل 1948ء کو یہودی قبائلے نے "دینی ملکت" کے طلاقے میں قلیل حام کیا۔ پہاڑوں مسلمانوں کو عطف دیجا تو اسی سے ایک جگہ جو کہ کیا گیا۔ خواتین کو سب کے سامنے زیادتی کا ناشانہ بنا، مگر بھائیں کو الگ کر کے ذرع کیا۔ اور مروں کو میش کن کی کویاں مار کر ہبید کر دیا۔ اس قلیل حام سے محرمات طور پر بچ جانے والے 12 سالہ لوکے "خیزہ ایمان" نے مژروں بھدا پتی یادا شکن شائع کیا گی تو دیجی کو اس کے بارے میں ملم جوا۔

کم تعداد کی مددیوں کے لیے مسلمان اکتوبر کو عمل کرنا ایک مشکل طلب کام تھا۔ جس میں آسمان پہنچ کرنے کے لیے ہر اسکی کے پہلے صدر اور صروف کیمپیاں میں گئیں گے۔ ایک بھک اپنیار پر کیا تھا جو فلسطینیوں کے بھیوں اور مذاکرات کا اگ کاٹے کے لیے استعمال ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہر دوسری جنگ حکیم میں جیاتیں جنگ کے لالہ بھی بڑے یا نئے پر مسلمانوں کے خلاف استعمال کیے گے۔

1948ء کے آرٹھ سیمینوں نے فلسطین کی 80٪ پر مدد سے یادہ اراضی پر قبضہ کر لیا تھا۔ فلسطینی مسلمانوں کے 531 مدنیات اور قبصات کمل جلا کر دیے گئے تھے۔ مالی اور دینے مسلمانوں کے کے ساتھ ملامہ تر تنصیح اور اسرائیل کی مددیوں کے باوجود فلسطینیوں کے 31٪ پر قلیل طام کیے جائی کی تصدیق کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک میں پہاڑوں کی تعداد میں فلسطینی مسلمانوں، بچیں اور جنگ کوں کو ایک بھگتی جو کہ مسلم منصوبہ بنلی کے خلاف قلیل کیا گی۔ 80٪ بڑے شہروں سے مسلمانوں کا دین جان میں اکا کیا گی۔ 18٪ کے فلسطینی مسلمان اپنے گھر رہ جائتے ہیں، بھروسے ایک لاکھ سے زیادہ اسرائیل کے

بہت کوئی ساراں اور علم ہے۔ جیسا کہ ملاد اقبال نے کہا تھا:

پس پاک فلسطین پر بخوبی کا اگر حق
بچا ہے تو حق جیسی کوئی الٰہِ عرب کا
دو ہزار برس پہلے کے لئے ہوئے بخوبیں کو اگر

آج بیان دوبارہ لا کر آباد کرنا ممکن نہ تھا ہے تو مگر
مردوں کو بھی پس اپنی شہزادگانہ جانا چاہیے کہ وہ تو صرف
پاکی سو روس پہلے وہاں سے کالے گھنے تھے۔ اسی طرح
میں یہ کہتا ہوں کہ بھرپورے بندوقستان پر بھی مسلمانوں
کا حق ہے۔ 18 دنی صدی یورپی کے آفراں میں
اور انہیں ملکیت کے درد بخوبی دوبارہ بندوقستان
مسلمانوں ہی کی رُنگیں تھیں۔ لہذا اگر بخوبی دوبارہ ارضی
فلسطین پر آباد کیے جائے جیں تو مسلمانوں کو سارا
بندوقستان دوبارہ ملنا چاہیے۔ بروخال ایک خط نظر ہے
کہ جس پر کی خیروں، دعائیں، قلم اور ناطقی پر وہ
اس کو باقی رہے کہ کتنی حق حاصل ہے۔ یہ اچھی لینک
اصولی خط نظر اپنامیں عربوں کا رہا ہے۔ جنم میں بھی صرف
دیکھنے تک اور ایسا ان نے اسرائیل کو تسلیم کیا تھا میں پھر
راہ رفتہ مسلمانوں اور عربوں کے اس موقع میں کمزوری
بیندازی۔

لکھر کے تھی کا یہ حقیقی ہے اذل سے
ہے جرمِ ضلال کی سزا مرگِ مقاجات

دین کا اصول تو یہی ہے۔ بروخال عربوں نے

جب دیکھا کہ ہم اسرائیل کے مقابلے میں کچھ ٹھنڈ کر
سکتے، ماں کے اس کا پشت بناہ ہے تو انہوں نے ایک ایک کر
کے سلیکی شروع کی۔ پہلے سادا ترے سلیک کی۔ اس
کے بعد ترق اردن نے سلیک کی سب اس سادا ترے سلیک کے
بیٹھا جل جائیا اور کسی نے وحشیش کی طرف رکھ کر لیا۔
اس وقت جو صورتیہ حال ہے اور یہ قصاص
اسرائیل اپنی 1967ء سے تمل کی حدود میں واپس چلا
جائے اور سارے ملائی خلیل کر دے اور وہاں فلسطینی
رباست قائم ہو جائے تو تمام عرب بمالک اسے سلیک کر لیں
گے۔ اس پر تمام عرب بمالک ملک ہو گئے ہیں۔ دیباں
صرف ایک لکھ پاکستان ہے جس نے ابھی تک اس
خاتمی قارموں کو تسلیم نہیں کیا۔ لہذا اگر مارے عرب
سماں ایسا کر لیں کے تو پاکستان ایسا کیسے کوڑا رہ جائے
گا۔ اصل فور طلب بات یہ ہے کہ ہم میں یہ کمزوری کیوں
آنی۔ وجہ وہی ہے کہ تم نے الہ اور اس کے دین سے

شے ہوتی ہے میکن انہیں اس کا صرف چونہ سارا (Tip) ہے
لکھ رکھا ہے اسی لئے جو اس دو کام کا کام اس سے کھا جاتے
ہیں اور پاک پاک ہو جاتے ہیں۔ پس دو آٹھ برگ جن میں
سے ایک کی Tip "وہ بخوبی ہیں جو 350 کم کے قریب
اسرائیل میں آباد ہیں، وہکہ درمیے آٹھ برگ کی Tip
فلسطینی مسلمانوں پر ملکیت ہے۔ وہ بھی تقریباً 30 سے
35 کم کا ہے۔ لیکن کہ ان Tip کے جیسے کیا ہے؟
اسرائیل کے جیسے بخوبی دیکھا کے ایک کوڈ بخوبی اور ان
کی پشت پر بھائی دیکھا کا بہت بڑا حصہ ہے۔ بخوبی کے
اہل الکارتو برتاؤ یا اور مکہ جیں میکن ایک درمیے میں
کیتوں کوکھ دیا جائیں ان کی پشت پناہ میں یہ سب لا کر تقریباً
پہنے دو ارب پتھر ہیں۔ فلسطینیوں کے جیسے 30 کروڑ
عرب جوام اور بچے نامیں اسلام موجود ہے۔ پہنچ دھنہا
زوال اپنے کا نیک پر اس وقت پہنچا جب کل جنک حیثی
کے بعد سلطنتی خانہ میں ہوئی۔ اس پس مظہر میں قوت
کیجیے کیسے بدل دیں گے تو پوری دنیا میں جو طوفان رہے
رہے جس مسامیوں پر اپنا تسلط امام کیا جس کی تھیہ ملام اقبال
نے بول کی کہ "زیر گل کی رگو جاں پنج بندوں ہے۔"
غائب طور پر پر نمائش میانی نہیں تھیں بلکہ دیوبنی کی
لہجہ دھنہ۔ لہذا اب پر نمائش کے ذریعے اور نہ دھنہ
میں اقتدار حاصل کیا اور بیرون اس علیک کاچے قابو میں لے
آئے۔ اس وقت پر نمائش میانی دنیا کی قیادت اور مکہ
اور برتاؤ کے ہاتھیں ہے اور مکہ سے پہلے برتاؤ کی
کامنامہ خدا کا جس کے ذریعے بخوبی فلسطین میں آباد
ہوئے کافی حاصل کر لیا اس کے بعد پر نمائش کا پشت
پہنچا اور کہا۔ لہذا اب اگر یہ کیا جائے کہ دنیا میں
اسرائیل ایک نیک، نئی لہی تو فلسطین کا ایک اسرائیل ہے
میں ایسیست میں ہے، دوسرے اسرائیل برتاؤ کی طرف ہے اور تیسرا
اسرائیل اور کہ ہے۔ یہ بات پر نمائش میانیوں کے
ایک رسائی "Trumpet" نے جو لالہ لالہ نے سے 60
بھی کھی کے کار اسرائیل تو اور مکہ اور برتاؤ کی طرف
میں ایسیست میں موجود اسرائیل کی چیزیں تو ایک جڑ ہے۔
اپ آئیے موجودہ صورت حال کی طرف ا
موجودہ مظہر ہے کہ شرق و سطح میں وہاں دو بہت
بڑے جڑے اسیں برگ کھلاتے والے ہیں۔ "Tip of the
Iceberg" خادمے کے طور پر استعمال ہوتا
ہے۔ وہاں سعدی کی سطح کے جیسے آٹھ برگ بہت بڑی

اور باقی بخوبیوں کو بخوبی سے کاٹ دیا کیا جو بہت
لکھا، اور مکہ سمت دیکھ کے عطف صور میں سختگی ہو
گئے۔ اسی درجہ کوہ "گلیا پھردا" کہتے ہیں۔ 1917ء میں
بال قدر بخکھن کے ذریعے انہوں نے برتاؤ سے اپنا یہ
حق موالی کا بہت ایک فلسطین میں آباد ہو سکتے ہیں۔ کویا
تقریباً 1900ء بھروسہ دوبارہ ارضی فلسطین میں آباد
ہوئے۔ لیکن اسی صورت سے پہلے ان پر دو اہل کا ایک اور
مروج کے دو اور اسی پچے تھے۔ دو اہل دو ہزار برس
ٹوکری تھا۔

امت مسلمانیہ پر بھی دو مروج آ پچے تھا۔

کہا جو دو عربوں کے ہاتھوں اور دو مراڑکوں کی قدر
قیادت تھا۔ جہاں دو اہل دو اہل محتوا ناطے سے شروع ہوا
جب سپاہی میں اسلامی حکومت شتم ہوئی۔ اس کے بعد جنہا
زوال اپنے کا نیک پر اس وقت پہنچا جب کل جنک حیثی
کے بعد سلطنتی خانہ میں ہوئی۔ اس پس مظہر میں قوت
کیجیے کیسے بدل دیں گے تو پوری جو دنیا میں جو درد
رہے جس مسامیوں پر اپنا تسلط امام کیا جس کی تھیہ ملام اقبال
نے بول کی کہ "زیر گل کی رگو جاں پنج بندوں ہے۔"
غائب طور پر پر نمائش میانی نہیں تھیں بلکہ دیوبنی کی
لہجہ دھنہ۔ لہذا اب پر نمائش کے ذریعے اور نہ دھنہ
میں اقتدار حاصل کیا اور بیرون اس علیک کاچے قابو میں لے
آئے۔ اس وقت پر نمائش میانی دنیا کی قیادت اور مکہ
اور برتاؤ کے ہاتھیں ہے اور مکہ سے پہلے برتاؤ کی
کامنامہ خدا کا جس کے ذریعے بخوبی فلسطین میں آباد
ہوئے کافی حاصل کر لیا اس کے بعد پر نمائش کا پشت
پہنچا اور کہا۔ لہذا اب اگر یہ کیا جائے کہ دنیا میں
اسرائیل ایک نیک، نئی لہی تو فلسطین کا ایک اسرائیل ہے
لہذا ایسیست میں ہے، دوسرے اسرائیل برتاؤ کی طرف ہے اور تیسرا
اسرائیل اور کہ ہے۔ یہ بات پر نمائش میانیوں کے
ایک رسائی "Trumpet" نے جو لالہ لالہ نے سے 60
بھی کھی کے کار اسرائیل تو اور مکہ اور برتاؤ کی طرف
میں ایسیست میں موجود اسرائیل کی چیزیں تو ایک جڑ ہے۔
اپ آئیے موجودہ صورت حال کی طرف ا
موجودہ مظہر ہے کہ شرق و سطح میں وہاں دو بہت
بڑے جڑے اسیں برگ کھلاتے والے ہیں۔ "Tip of the
Iceberg" خادمے کے طور پر استعمال ہوتا
ہے۔ وہاں سعدی کی سطح کے جیسے آٹھ برگ بہت بڑی

ہے اس سُنی کے بعد اگر 35 لاکھ اور ہر یہ آپا میں تو سُنی دوپ جائے گی۔ لہذا وہ ان پہاڑ گزین کو دالیں لیجئے کوچار گزین۔ اس وقت میں یہ وہی ریکارڈ ہے۔ آخر افریج بیویو کی طرف سے اسکی تی وہ اکتوبر ہارک کے زمانے میں گلشن کے دروازہ کی تھی۔ ایکوہ ہارک سکالہ بھروسی ہمارے اس لے افریج کی ریاست ہیں میں موجود ہے، وہ تم کی تیکم بھی ہم قول کرتے ہیں، یعنی مہارت، تیجنت اور ایک گلکوٹ صلاحیت ہے۔ لہذا ہرک اس بھقتہ قی کر سکتے ہیں۔ لہذا اس طرح ملائی ہم کھاں گیں کے چھاپہ ان کو دے دیں گے۔ یہ ان کی بائیگی ہادو کی حماجنوں کا غلط نظر ہے جن کا نام جو شہزادوں یعنی اس وقت دل خارج ہے۔ شیروں جو کچھ کر رہا ہے، ٹھن چڑے پسند نہیں کرتا۔ مگن شیرون نے یہ اتفاق کر لیا ہے کہ اگر وہ پارلی اس کا سامنہ جوڑ بھی جائے تو اس نے اپنے ساتھ Ultra nationalist parties اپنے اگر چذب کر کے اُنہیں اپنے ملک کی شہریت دی۔ میرے خود یہ اس سے آگے کوئی بھروسی سربراہ ٹھن جائے۔ عرفات نے اس جو جیز کو درکار پیدا کیا، جس پر امریکہ چلا رہا ہے اس نے یہ موقع خالق کر دیا۔ مگن مرفات نے ہی نہیں، شیرون نے بھی اس جو جزو کو درکار پیدا کیا۔ شیرون نے اس وقت جو محاصلہ شروع کیا تھا اسی کے تھیں میں یہ خالیہ سارہ کھڑا ہوا ہے۔ مجھے جیسے ہے کہ خود یہ کے تازہ پرچے نے شیرون پر بہت شدت کے سامنے جو تھی کی کی

A blue print for "Shaykh" ہے۔ اس میں ایک سخون "West" ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پورا ٹھن باؤث مسلمانوں کو دے دیا جائے البتہ Wall اور اس کے سامنے کامیابی کیوں ہوں گے پاس ہوتا کہ وہ اپنا پیچہ تھیں۔ اگر پورا ڈھنکا ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ پورہ بڑی بات ہو گی۔ لیکن میرے خود یہ مسئلہ راست ہے۔ نہ یہ مسلمان اس سے کوئی دستدار ہو سکتے ہیں اور وہ بھروسی اس کی جگہ تیرے پر یہ کل سیاسی کی تحریر سے باز رہ سکتے ہیں۔ لہدا وہ بڑی جگہ ہو کر رہے گی جس کی خوبی احادیث میں وہی گئی ہے۔ اس موقع پر حضرت میہن اور حضرت مہدی کی حد کے لیے تو جسیں افغانستان اور پاکستان بھی سے روادہ ہوں گی۔ لہدا ہم میں سے ہر شخص کے کرنے کا کام ہے کہ وہ پاکستان کے اس روول کو مصروف کرنے کے لیے لے دیں کے ٹھن کو پورا کرے اور ملکت خداداد پاکستان کو ایک حقیقی اسلامی ریاست بنانے کے لیے بھرپور چد جد کرے۔

لہدا اگر سارے مسلمان طالیں تو وہ 150 کروڑ ہیں۔ لہدا یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیاں نہم سے کر لیں، اور یہ کرنے میں کارڈ ہے۔ اگر تم اس کی طرف ہیں، وہ بھی اسراجمی کی اولاد ہے۔ ہم بھی اسراجمی اولاد ہیں۔ اور یہیں دنیا میں بہت سے معافی بیویت بن رہے ہیں۔ حرب اور اسرائیل میں کر ایک بیویت بن جائے۔ عربوں کے پاس ہے، لیکن اور میں بہت ہے جبکہ ہمارے پاس مہارت، تیجنت اور ایک گلکوٹ صلاحیت ہے۔ لہذا ہرک اس بھقتہ قی کر سکتے ہیں۔ لہذا اس طرح ملائی ہم کھاں گیں کے چھاپہ ان کو دے دیں گے۔ یہ ان کی بائیگی ہادو کی حماجنوں کا غلط نظر ہے جن کا نام جو شہزادوں یعنی اس وقت دل خارج ہے۔ شیروں جو کچھ کر رہا ہے، ٹھن چڑے پسند نہیں کرتا۔ مگن شیرون نے یہ اتفاق کر لیا ہے کہ اگر وہ پارلی اس کا سامنہ جوڑ بھی جائے تو اس نے اپنے ساتھ ملائیں۔ ملکی وجہ ہے کہ یہ طبقہ میہن سے اُنہیں ملکا کرنا ہے۔ جب ان ملکاکات کا سلسلہ چلا اور اسحالِ رملان و حکومت کے آیا تو اسے ایک بھروسی نے قتل کر دیا کہ تم کون اوتے ہو جا رے ٹھلاتے وہ ایک کرنے والے ہیں جو بھی سے ابھی اور علاقے لیئے ملکیں ملیں پڑھانے آئے ہو۔ ہم پاول سے صاف کہ دلی کے (یہ پاول کے اسرائیل جانے سے پہلے کی بات ہے) کہ جا کے احمد پیرہار اسعاڑا ختم کر دیا افغانستان میں کتنے ہمہری تھماری و حکیمیت ہماری سے مرے ہیں اس اسباب سے اسراجمی کی کوئی شراکت تھوڑی نہیں کر سکتے۔ یہ معاطلے میں ہم کسی کی کوئی شراکت تھوڑی نہیں کر سکتے۔ یہ گریٹر اسرائیل کا اعلان ہے اور یہ کہ ہم اسرائیل میں کسی امریک کو جو کل ہمیٹی ہنالا ہے اور یہ کہ ہم اسرائیل میں کسی امریک کو جھنڈی اور پہنچ دیں گے خدا انہیں ختم کرنا پڑے یا ہمارا اسی قریب اور دون میں وکیل ہو۔ اسرائیلی حکومت پر اپنیا پڑھ کر دیوں کے اڑو رسخ کا اعلانہ اس بات سے کا یا جا سکتا ہے کہ اپنے شیرون نے لہنی کا پیری میں ایک ایسے وزیر کو شہزاد کیا ہے جو حکم داہی والا ہے۔ اس کا نام ایسی لہنک ایتم ہے۔ اس نے صاف لفظوں میں کہا ہے کہ اس طبقہ میہن کو حصارے سینا میں وکیل دیا جائے اور مصر سے کہا جائے کہ وہاں ان کے لیے ملکی طبقہ ریاست ہام کر دے۔ یہ پر ایک اپنی الجھن دہاں کیجیے ایک نرم اور سیکھ فلسطینی ہے۔ سکھار بھروسی کہتے ہیں کہ گریٹر اسرائیل ہام کوٹ کر لیے ہیں اسکے لیے 35-80 لاکھ بہنہ گزین ہیں جن کو دیں لیئے کے لیے اسرائیل پاکل پڑا جائیں۔ اس لیے کہ اسرائیل ہماری ریاست پہنچا پور سے بھی پھوٹا ملک ہے۔ اس کی زیادہ دلچسپی پر رہی ہے، اگر ہم دن ہزار ملکی مسلمانوں کو سے زیادہ لمبائی 200 میل اور زیادہ سے زیادہ پھوٹائی مارنے پر اسے بھی کم رہ جاتی ہے تو ہم تک ایک کروڑ بھب کروڑ 30 کروڑ 80 میل ہے۔ بعض مقامات پر تو اس سے بھی کم رہ جاتی



فلسطین: کس کی ملکیت؟

ڈاکٹر محمد علیخان

جگ کے بعد وجد میں لائی جاتے والی تحریم "بھلی قوم" (League of Nations) نے اس طلاقے کو ترقی دیئے اور بیان کے لوگوں کو اپنی حکومت سنچارے کے لائق بنائے، بالآخر وہ مگر "مہذب بنا لے" کی ذمہ داری (Mandate) بر طایہ کو دے دی۔ 1948ء تک یہ طلاقہ بر طایہ کے پاس امانت کے طور پر ہی رہا اور بر طایہ نے نہ صرف یہ کہ اپنی ذمہ داری پوری ٹھنڈی کی بلکہ اس امانت شیش بھر پر خیافت گئی۔

1948ء میں بر طایہ نے گلی اقوام کی دارث سعیم، یعنی اقوام متحدہ کو کہا کہ وہ جریاں امانت کا بارگاہی اخال سکل۔ اقوام متحده نے یہ طلاقہ بر طایہ سے داعیے کے اسے بکھردا اور جریاں کے درمیان تحریم کر دیا۔ اقوام متحده کو اس تحریم کا اختیار تھا ایسکی اور کلیں حصہ اس اور جائز تھی یا نہیں؟ اس پر تفصیل بحث کی جا سکتی ہے۔ باہم اگر اس بحث کو فراہم کریں تو یہ وہ جھنپسیں بہر عالی مسلم اللہ

ایک یہ کہ 1948ء میں ہسپر میں پر "آسراہیں" کی ریاست قائم ہوئی اس میں اقدام شاہل نہ کی جائے وہری یہ کہ القدس سیست جن طاقوں پر اسرائیل نے 1967ء میں بھی جگ میں تبدیل کیا اور اسرائیل کا حصہ میں بلکہ اس کے "متینہ طلاقے" ہیں اور 1928ء کے معاہدہ پیوس کے بعد سے میں اقوامی قانون تجویض طلاقہ پر باقی طاقت کا حق تکیت تحریم کی جائے۔

چنانچہ اسرائیل القدس اور دیگر محبوب طاقوں میں کوئی بڑی ہدایتی نہیں اسکا اندودہ بدل آپ کوئی کر سکتا ہے، مگر وہاں انکی دیوار تحریم کر سکتا ہے جو اس طلاقے کو مستقل طور پر تنقیم کرے۔ یہ بات 2003ء میں میں اقوامی عدالت انساف (International Court of Justice) نے اپنے نیلے میں تفصیل طور پر واضح کی ہے۔ اس وجہ سے میں اقوامی قانون کی رو سے قطعی طور پر ناجائز ہے کہ اقدام اس طلاقے کے کسی بھی حصے کو اسرائیل کا ادارہ بکھر جائے۔

کافی "شوقيہ بروز" کو کوئی فیصلہ اور جاگہ کے اشعار یا دلائلے۔ یہ تھیک ہو جائیں تو "داما جاتی اس پر یا ہاتھ ایکلیت کا یہیں کیا کہ اس طلاقے کے بندی ہو جو کوئی دسہر جائیں گے۔

سوہنے والوں کے زوال کا بارہ انتھانی یہ ہوا کہ

یہ اصول بھلی جگہ عالم کے بعد تک میں اقوامی قانون میں تحریم کیا گی۔ تاہم 1928ء میں اسرائیل فرماں نے آئیں میں معاهدہ کر کے یہ اصول طے کیا کہ جگ کے ذریعے طلاقہ "ج" کرنا ہاجائز ہے۔ کچھ یہی حریم میں دیگر یادتوں نے بھی اس معاهدے کو، اور اس کے ذریعے طے شدہ اصول کو تحریم کر لیا۔ چنانچہ 1928ء کے معاہدہ پیوس کے بعد سے "ج" کے لاریل کسی طلاقے کے "الاٹ" کو میں اقوامی قانون تحریم نہیں کرتا۔

اب "قاج" ریاست کو "قبض طلاق" (Occupying Power) اور موقوفہ طلاقے کو "متینہ علاقہ" (Occupied Territory) کہا جاتا ہے اور اصول یہ طے کیا گیا ہے کہ جب تک جدید حرم نہیں ہو جاتا، حالہ جگہ بتر اور حق ہے۔

ای ہی وہ کام کرنے پڑے ہیں:

ایک اس مردمی کی ابتدی ملکیت کے حقوق بیوی کا دوست تحریم کیا جائے؛ اور وہ، محاصرہ میں اقوامی قانون کے تمام اصول بھر ایجاد کیے جائیں۔

مکمل بات اس وقت قبضی غیر حقوقی ہے۔ بعض مسلمان الہی طム نے یہو کے "حق تولیت" کے لیے تران و حدیث سے احتلال کی روشنی بھی اختیار کی ہے۔ اس احتلال کی صحت یا عدم صحت پر بحث کیں اس وقت غیر حقوقی ہے۔ اصل بحث یہ ہے کہ محاصرہ میں اقوامی قانون کے "حق تولیت" کی ملکیت کیا ہے؟

مکمل جگہ عالم تک میں اقوامی قانون کی رو سے کی مردمی پر کسی ریاست کا حقیقی ملکیت تحریم کر کے جو باہر طریقے تھے، ان میں ایک طریقہ "ج" ساتویں صدی یوسفی میں محرر اور جنگ کی طلاقے میں اس کی ملکیت سلطانوں کو کھلی ہوئی اور یہ ملکیت یوسفی صدی یوسفی کی ایذا تک برقراری۔ مکمل جگہ عالم کے بعد اس طلاقے پر بر طایہ کا قبضہ ہو جائیں۔

ای اصول پر 1857ء کے بعد سے بدوستان کو بر طایہ پاڑھات کا حصہ تاریخ دیا گیا اور اسے "بر طایہ جن" (British India) کا جائے لگا اور

21۔ مسلم حضرت محمد ﷺ کے بعد حضرت ابو مکہؓ کو اور حضرت عائشہؓ کے بعد حضرت عائشہؓ کے شوہر مکہ کی بھاٹک سے مٹتے کے لئے مکری اور افرادی وقت کی امداد ضرورت کے باوجود بھی ارض شام (فلسطین) کی طرف آپ سفر چھپ کا چڑک رکھ لٹکر بیجا بھی ایک ناچالی ہوئی حقیقت ہے۔

22۔ اسلام کے شہری دودھ قارونی میں دنیا ہر کی قومیت کو جو رکھنے والے ملکوں کی قوم کے لیے خوب سہنا گھر فلسطین کا ملک کر جانا اور بیان پر جا کر تمثیل ادا کرنا اس شہر کی ملحت کیا جاگر کرتا ہے۔

23۔ درباری ہار بیرون مراجع کی راستہ بردار 27 ربیعہ 583 ہجری کو مولانا الدین ابو جیت کے ہاتھوں اس شہر کا دوبارہ جو نہایتی بھی ایک نشانی ہے۔

24۔ بیت المقدس کا نام قدس قرآن سے پہلے تک جواہر ہے، قرآن نازل ہوا تو اس کا نام سمجھا اصلیٰ رکھ کیا۔ قدس اس شہر کی اس تقدیسی کی وجہ سے ہے جو اسے دوسرے شہروں سے منزد کرنی چاہے۔ اس شہر کے حصول اور اسے روپیوں کے جزو و استہان سے بھالے کے لیے 5000 سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم و صلی اللہ علیہ وسلم نے جام شہادت دشی کیا۔ اور شہادت کا باب آج تک بھی اسیں ہوئے سلسلہ بھی تکمیل رہا ہے۔ یہ قبر اس طرح ٹھیک ہوا کا شہر ہے۔

25۔ سمجھ اصلیٰ اور بیان شام کی الہیت بمالک حرشیں ہوئیں جیسی ہے۔ جب قرآن پاک کی یہ آیت (والله نیکی والذکر نیکی و طور سینجی وحدۃ الہدیۃ میں) تذلل ہوئی تو انہیں جو اس کہتے ہیں کہ ہم نے بیان شام کو ”نہیں“ انجیز سے، بلاد فلسطین کو ”الرجوں“ ریشوں سے اور المور سینجیں کو مصر کے پہلا کوہ طور جس پر جا حضرت مولیٰ علیہ السلام پاک سے کلام کیا کرتے ہیں سے استدلال کیا۔

26۔ قرآن پاک کی یہ آیت مبارک (ولقد کتمدنا فی الریور من بعد الذکر آن الارض بیرها حسادی الصالحون) سے یہ استدلال لایا کیا کہ امت مسیحیت میں اس مقدس سردمیں کی دارث ہے۔

27۔ بیان پر پہنچی جانے والی ہر تلاز کا اجر 500 کا بڑھا کر دیا جاتا ہے۔

فلسطین سے ہمارا رشتہ کیا!

کارمین پر اونٹ سخنیاں اسی ہی کے مقام پر ہیں
کے پاس ہوگا۔

13۔ اسی شہر کے عی مقام باب بد پر حضرت عصیٰ یعنی

سچ دجال کو اُول کریں کے۔

14۔ فلسطین ہی ارض مسحیر ہے۔

15۔ اسی شہر سے عی پایا جو حج و ماجد کارمین میں نال
اور شاکا کام شروع ہوگا۔

16۔ اس شہر میں وقوع پیدا ہونے والے تصور میں
سے ایک تصدیق طالب اور جا بولست کا بھی ہے۔

17۔ فلسطین کو نمازی فریضت کے بعد مسلمانوں کا قبلہ
اول ہونے کا اہم زمانی بھی شامل ہے جو ہر کے بعد

حضرت جبرائیل پریصلہ نے میں نمازی حضرت پاپے اسی
کو سمجھا (فلسطین) سے بیت اللہ کہہ مژون
(کے کہہ) کی طرف پیش کر کے تھے جس سے
یہ تھیں آیا سمجھا جبی سمجھیں کہلاتی ہے۔

18۔ حضور اکرم ﷺ کی رحلت مراجع کی رات انسان پرے
جانے سے پہلے کہ تکمیل سے بیان بیت المقدس
(فلسطین) لائے گئے۔

19۔ سرکار دو حالم مسلمان کی اتفاق میں اخیرہ ہے
یہاں تکلا ادا فریضہ۔ اس طرح فلسطین ایک بارہ
سارے اعیانہ کا سکن بن گیا۔

20۔ سیدنا ابو ذر ہبھو کبیت ہیں کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ دشمن پر سب سے
مکمل سوارکاری بنائی گئی؟ تو آپ پرہیز ہے فرمایا کہ
سمجھا خراہم (جنی خاذکہ)۔ میں نے عرض کیا کہ
کوئی؟ (سمجھا جائی گئی تو) آپ پرہیز ہے فرمایا کہ
سمجھا اصلیٰ (یعنی بیت المقدس)۔ میں نے پھر عرض

کیا کہ ان دشمنوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟
آپ پرہیز ہے فرمایا کہ جائیں برس کا اور تو جو جاں
بھی نماز کا وقت ہاں تھا، وہی نماز ادا کر لے میں وہ
سمجھا ہے۔

امت مسلمہ بور اقل پاکستان کی فلسطین سے
بھت کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ فلسطین ایک ایسا کامن اور سردمیں بھی ہے۔

2۔ حضرت ابی امیہؓ کے فلسطین کی طرف ہر قدر رائی۔

3۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت لوطؓ کو اس خاطب

سے بحاجت دی جانان کی قوم پر اسی تکمیلہ ازالی ہاتھا۔

4۔ حضرت داکووؓ نے اسی سرمن پر سکونت رکھی اور

مکمل اپنا ایک محراب بھی قبیر فرمایا۔

5۔ حضرت سیمانؓ ایسی ملک میں بیٹھ کر ساری دنیاہ
حکومت فرمایا کرتے تھے۔

6۔ یونانی کا دشمنوں قصہ جس میں ایک جو ہنی نے اپنی
ہاتھ ساتھیوں سے کہا تھا ”اے چوتھے، اپنے ہوں
میں کس چاؤ“ تکمیل اس ملک میں والی سلطانان ہم
کی ایک وادی میں میں آیا تھا جس کا نام بعد
میں ”وادی اپنی تھیں میں کی وادی“ رکھ دیا گیا تھا۔

7۔ حضرت زکریاؓ کا محراب بھی اسی شہر میں ہے۔

8۔ حضرت موسیؓ کی طرف ہے اسی ملک کے ہارے میں اپنے
ساتھیوں سے کہا تھا کہ اس مقدس شہر میں داخل ہو
جاؤ۔ انہوں نے اس شہر کو مقدس اس شہر کے شرک
سے پاک ہونے اور ایک ایسا کامن ہونے کا وہ
سے کہا تھا۔

9۔ اس شہر میں کی مجموعات وقوع پیدا ہوئے جن میں
ایک کواری بی بی حضرت مریمؓ کے بطن سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہمار کریمی ہے۔

10۔ حضرت مسیلؓ کو جب ان کی قوم نے قتل کرنا ہوا
تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں اسی شہر سے آساناً پر
اخراج افراہ۔

11۔ ولادت کے بعد جب حضرت ابی جسالی کمزوری
کی انتہا پر ہوئی ہے اسی حالت میں بی بی مریمؓ کا
گھر کے سامنے کو بیان دیا ایک جو ہوا ہی ہے۔

12۔ قیامت کی ملامات میں سے ایک حضرت یعنی

حقیقت فتوح جمال تسطیع 18

شفق چودھری



کے خلاف نظر سے کیا جاتا ہے۔ (کی ملوون لائے
1874ء، ممتاز قریں پس منان پارٹی کی
اپنے بچے کو بھت)

میسری تو یہ ہو کر کر سکتی ہے کیونکہ تم سب جانتے ہیں کہ
یہ جمال کی عالی حکومت قائم کرنے میں کوئی سب سے
بڑی اور خوبی اگر ممکن ہے لیکن افسوس کی وجہ سے یہ
کہ آج دنیا کی کشش آبادی جن ملکی اور دینی جمادات کو
قاو کر رہی ہے ان کی اکتوبرت بھی اپنے قاولز کے ساتھ
ای طرح کا ہو کر کر رہی ہے۔ دیکی ان ہزاروں ملکی
اور دینی جمادات میں آج پھاہر اسلام، پھماجت،
یہودیت اور دیگر مذاہب کا پار کر کا جاتا ہے اور قرآن،
بائل، قربانی، ائمہ کی تعلیمات کا تکریبی کیا جاتا ہے۔
خلاف تحریمات میں ان مذاہب کی دعا میں بھی پڑی جاتی
ہیں اور ان مذاہب کی رسومات بھی بوکی جاتی ہیں لیکن
اپنی اصل میں ان ہزاروں ملکی اور دینی جمادات کی
بیوادگری ایک ہزار سال کے دروان میں سوکھ لفٹے اور
ظہر پر رکھی گئی ہے، باقی اکتوبروں کی اور میسری کی بیواد
ایک ہے اور ان کا اللہ کے پچ دین، آسمانی کامیاب اور
اللہ کے پیغمبروں کی تعلیمات سے کوئی لہما و نیام ہی
نہ ہے۔^(۱) یہ دنیا میں ہوتے والا سب سے بڑا ہو کر ہے جو
دین اور فریب کے نام پر لوگوں کی آخرت میں مجھن رہا
ہے۔ دل میں ہم دیکے اس سب سے بڑے دوڑ کے
اور فریب کے چوہاں ترین یکلہوں کی نکاری کریں
گے اور ہمارا مسلمان تحریر میں ہم جانشی گے کہ پوچھ کس
طرح سے انسانوں کی دین اور آخرت کو جانہ کر رہا ہے۔

(۱) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مکار کرام حضرت سے روایت
ہے کہ جیسا کہ ملکہ نے ہمارے سامنے ایک لکھر کیا، پھر
فریبا: "یہ اللہ تعالیٰ کا سید ہمارا ہے۔" پھر اس کے دلیں
بائیں کی لکھر کیں کھینچیں اور فرمایا: "یا اللہ! اگر ملتے ہیں، ان
میں سے ہر رہب ایک شیطان بیٹا ہے جو لوگوں کو اپنی طرف
بلاتا ہے۔" اس کے بعد اپنے سیمی راہ پر ہم رکھ کر اور یہ
آئت حادثہ فرمائیں:

"وَأَنْ هُنَّا جَوَاهِفُ مُشَكِّنُهَا قَاتِلُهُمْ ۖ وَلَا
كَلِمُوا الشَّيْلَ فَلَنْ يَرُونَ بَعْدَ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ
ظُلْمَكُ وَظُلْمَكُ ۖ وَ لَعْنَكُمْ تَلَقُونَ ۖ" (الاتحام)
کی روی کرو۔ اور (اس صراحت میں) کوچھ کسی دوسرے

سے بڑا ہو کر اور فرمی ہے جس کا مقدمہ انسانوں کی وجہا

اور آخرت دنوں کو تباہ کرنا ہے۔ فرض کریں کوئی کراہ فرقہ
جو ایسا اصل میں کفر، ترک، اور بہت پرستی پھیلاتا ہو لیکن

یہاں پر اللہ کے دین کا لبادہ اور یہ سو تو لوگ اُسے
اللہ کا دین (جس کا مقدمہ لوگوں کی وجہا اور آخرت سوارہ
ہوتا ہے) کھو کر ہی اپنا میں کے لیکن حقیقت میں وہ اپنی

دیجوا کیا جس نے اپنی امت کو جمال سے فرایا: "کوئی ایسا نیچا
کتاب ہوا ہو کر وہاں کوٹھیں کے درصورت کچھ ایسا
کتاب ہوا ہو کر وہاں۔ اسی لیے تمام امیاء لے اس قدر سے

زیادہ بزرگ و برتر ہو اللہ کی محبوب ہستیاں تھے لیکن
انہوں نے بھی فتوح جمال سے پہنچا گی۔ بھاں جک کر
خون اسلامی کی سب سے بزرگ ہماری کائنات میں انتقال

کی محبوب ترین شخصیتی اخواتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ
صلوٰۃ الرحمٰن و الرحمٰۃ بھی باقاہدہ نماز میں یہ دعا مانگا

کرتے ہیں: "لَمَنْ يَرَ مُلْهِمَةً بَعْدَ مُلْهِمَةً فَلَا يَرَ مُلْهِمَةً"۔

ایسا ہے اسے بزرگ ہماری کائنات میں انتقال
کے لاجز جن جہاں کہاں اور سرخ کے قدر اور زرد قبر سے
حیری پناہ چاہتا ہوں اور اسی میں فتحی کے قدر سے
حیری پناہ چاہتا ہوں اور اسی میں فتحی کے قدر سے
حیری پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ میں سکھ جمال کے قدر

کرتے ہیں ملکہ بھی باقاہدہ نماز میں یہ دعا مانگا

"اللہ میں آگ کے قدر اور حیثیت کے حباب سے
حیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے قدر اور حداد قبر سے
حیری پناہ چاہتا ہوں اور اسی میں فتحی کے قدر سے
حیری پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ میں سکھ جمال کے قدر

کے قدر سے حیری پناہ مانگتا ہوں۔" (گھنٹہ)

اس سے امداد کیا جاسکتا ہے کہ یہاں پر اللہ علیہ السلام

میسری کا بائل سے کوئی ہمارا نہیں ہے، کہاں

کی بیواد بائل پر نہیں ہے، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ

میسری کا ہوتی ہوئی ہالہ کیجھ اور ہوتی"۔ (ذہنست اف
بیمنق لارڈ، 2017: 208)

هر فریب پہاڑا ہے اور اس کی ٹھان پر دی جاتی ہے کہ

جیسے خراب اور قلی مال کے اوپر دو کاغذ تھوڑا اس اصلی مال

ڈال دے تو خیر اور اسے اصلی اور اچھا مال کیجھ کری

خوبیے کا بیکن اصل میں وہ لہذا تھاں کرے گا۔

حقیقت میں فتوح جمال اس سے کلیں بڑا اور کھروں گناہ
بھاک اور تباہ کن قدر اس لیے ہے کہ یہ میزبانی، فریب اور

دین (کلام) کے نام پر ہونے والا تاریخ اسلامی کا سب

ذہب کو پھر جمادی کرنا دی ترقی اور خواہ شادی کی محل میں سرپت دوڑ لگا دی اور اس دوڑ میں انسانی محاذیے افرادی ترقی، یہ جسی، علم اور دوست کے اندھے چور بڑیں کچھ چہاں شرف انسانی کام سنکھنے کا اور سماں پلے سے بھی ڈھنے کے تو اب ایک یا "سراب"

Supernatural کے نام پر دکھایا جا رہا ہے اور اسے روحمائیت کا نام دے کر ایک عالی دین کے طور پر پروموٹ کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ تم نے شروع میں وہی کہہ دیا تھا میں ظاہر گلیل (جبل، بیتب) پر اخو ہمروں اور طفیل کا یا جاناتا ہے، لا جس میں باکل اور قرآن میں رسم کے جاتے ہیں، ملائی حواس میں بھی پہنچی جاتی ہیں، پھر اسی رسم کی ادا کی جائیں گے جو سب دنیا کو دکھانے کے لیے ہوتا ہے، پس پوچھ شیطان کا ملن پورا کیا جاتا ہے۔ یہاں میں آپ وکیلیں گے کہ دجال دین کے لیے ہوتے ہیں اور دو حادثت ہیں۔ طفیل ہال کے سامنے اس کے لیے ملائی ٹھیکانے میں ایک دن خطرت سے دوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اب ان دونوں طبقات کے لیے دجال کی صورت میں ایک بھتی ہے اس کے لیے دجال اور دجلہ افسوس نے چار کر رکھا ہے اور اپنے پر جگھٹا اولوڑ (میریا، نصیب، قلم، دلما، کارتوون فیلم) کے ذریعے مسلسل اور جو ایک Concept لوگوں کے ذریعے مسلسل اور جو ایک

(ترہی) Supernatural شعور کا ایک دائرہ ہے۔ یہ حقیقت کا ایک دائرہ ہے اور طاقت کا دائرہ ہے۔ یہ تھلاں اور پاکیزگی کا دائرہ ہے۔ یہ غاصبوں کا ایک دائرہ ہے۔ یہ ایک دائرہ ہے جو خدا ہم سے بات کرتا ہے (19:1-17 pet. 1:1-2 pet. 2) ایک ایسا دائرہ ہے، جہاں ہمکن ہو جاتا ہے (Gen.32:24-32, Acts.12:1-11) ایسا دائرہ ہے۔ ایک دائرہ ہے جو قوانین کی تھیں اور مدد و مکانت کا دائرہ ہے۔ ایک ایسا دائرہ ہے جہاں طفیل بنتی ہے۔ یہ تھراں میں فضیلی کی تحریف ہے۔ جو دنیا میں آئیں جو سورج و سویں ہیں (Heb.11:1-3)۔

(جاری ہے)



علماء اقبال اپنے ایک خط میں اس کا علمی معنی جتنا کو لکھتے ہیں: "یہی علمین کے مسئلے کے لیے جعل چلتے کو فخر ہوں، اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ علمین نہ دکھنے مدد و مکانت کے لیے ملکہ اسلام کے لیے، بتت ہیں۔" پوشاکی کا دعا دار ہے جس پر بُری دین سے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔"

دوزنا ہو رہے جس کے لیے جیتا، یہ سوچ اور یہ جو ان اشراف الخلق و اکابر کی تاج بر اقصیٰ درود و ایات اور احادیث کا جلازہ کمال رہا ہے۔ جس کے پاس تھا اس اخلاقی، قوت اور صدقہ سماں آجائے وہ دوروں کو درود کر آگے بڑھتا ہے جانے کی انسانی، علم اور احصال کے دروازے کیوں نہ کھولنے پڑ جائیں۔ جا رہے دین و شریعت کی دھیان میں کھل دناؤ جائیں، پڑھے سب سے بڑی دوست ایمان کی ترقی میں کیوں نہ دین پڑ جائے، ہر صورت میں رکوں اپنے خواہوں کی محل جا رہا ہے۔

دوسری طرف وہ طبقہ ہے جو مادی ترقی کی اس دوڑ میں علم، انسانی اور احصال کا حکار ہو کر مسلسل پتہ چلا جاتا ہے اور دوڑ وہ سیکی، دلت اور سماں کے کرباب میں دھلتا چلا جا رہا ہے جہاں سے لٹکنے کا کوئی راستہ اسے لیں نہیں پا رہا۔ یہ دوں اچانگیں دین خطرت سے دوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اب ان دونوں طبقات کے لیے دجال کی صورت میں ایک بھتی ہے اس کا جاگہ، بہت زیاد فریب اور دجلہ افسوس نے چار کر رکھا ہے اور اپنے پر جگھٹا اولوڑ (میریا، نصیب، قلم، دلما، کارتوون فیلم) کے ذریعے اس کا استعمال کر رہے ہیں، ملک میں بھی ترقی اور دجال کلام (دین خطرت سے بخادت) کے لیے بلور اسماں استعمال ہو رہی ہے اس کا استعمال ہتھیہ ہے۔

موجودہ عالمی نظام میں جوکہ صرف مادی ترقی کو تصدیقیات بنالا کرے۔ ایک بھتی جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے بعد دوڑ رفتہ اس کے دوں میں بھی سوچ پکھدی جاتی ہے کہ اس نے بڑا ہو کر اور پھر لکھ کر بڑا آؤ ہتا ہے اور خوب ترقی کرنی ہے۔ یہاں تک تو بات ٹھیک ہے، ترقی کرنا اور بڑا آدمی بن کر والدین، ملک اور قوم کا ہم روشن کرنا بڑی تھیں ہے لیکن اسی سوچ میں فشاد جمال کا حق اس وقت غیر محسوس املاک میں پیدا ہاتا ہے جب دین خطرت سے من موڑتے ہوئے صرف دینی ترقی کوی تصدیقیات بنادیا جاتا ہے۔ ترقی سے اج میڈیا اور نساب کے ذریعے اسی سوچ کو زمین میں مسلسل پختہ ترکیا جا رہا ہے۔ تبتجاں مادی ترقی کی دوڑ میں اُنک کر انسان ایک ایسا مٹھیں نہایاں میں چکا رہے کہ جنگ سے شامیک قوانین سے بالا ترسی طاقت سے منسوب ہے۔

"وٹ بچکے کہ چد مددیاں قلں تک دھیا کوئے ہاوہ کر لیا جا رہا تھا کہ انسان کی شان و شوکت اور اس کے سماں کے حل کارداز ای اور سائنسی ترقی میں پے اور یہ کہ ذہب اس ترقی میں رکا دوڑ ہے، پھر جب انسانوں نے

رستوں پر نہ پڑ جاؤ کہ وہ جمیں اللہ کی رہائے پڑھا کر مستقر کر دیں گے۔ یہ ملادہ ماں میں جن کی اللہ تھیں وہیں وہیں کر رہا ہے تاکہ تم قوقی اختیار کرو۔"

Supernatural کے نام پر ہوکر

قدرت جمال ہمیاری طور پر اعتمادی ہتھیہ، یہ مادی تقدیمیں ہے۔ بعض لوگ قدرت جمال کو مادی ترقی سے جوڑتے ہیں حالانکہ جاگر اسماں کی حد تک مادی ترقی دینے قدرت کے متعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس بنا پر سے کوئی خرض نہیں ہے کہ آپ مجھ کرنے پہل جاتے تھا میا مخصوصی خیارے کے ذریعے جاتے تھے جس میں علم، انسانی اور احصال کا حکار ہو کر مسلسل پتہ چلا جاتا ہے اور دوڑ وہ سیکی، دلت اور سماں کے کرباب میں دھلتا چلا جا رہا ہے جہاں سے لٹکنے کا کوئی راستہ اسے لیں نہیں پا رہا۔ یہ دوں اچانگیں دین خطرت سے دوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اب ان دونوں طبقات کے لیے دجال کی صورت میں ایک بھتی ہے اس کا جاگہ، بہت زیاد فریب اور دجلہ افسوس نے چار کر رکھا ہے اور اپنے پر جگھٹا اولوڑ (میریا، نصیب، قلم، دلما، کارتوون فیلم) کے ذریعے اس کا استعمال کر رہے ہیں، ملک میں بھی ترقی اور دجال کلام (دین خطرت سے بخادت) کے لیے بلور اسماں استعمال ہو رہی ہے اس کا استعمال ہتھیہ ہے۔

موجودہ عالمی نظام میں جوکہ صرف مادی ترقی کو تصدیقیات بنالا کرے۔ ایک بھتی جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے بعد دوڑ رفتہ اس کے دوں میں بھی سوچ پکھدی جاتی ہے کہ اس نے بڑا ہو کر اور پھر لکھ کر بڑا آؤ ہتا ہے اور خوب ترقی کرنی ہے۔ یہاں تک تو بات ٹھیک ہے، ترقی کرنا اور بڑا آدمی بن کر والدین، ملک اور قوم کا ہم روشن کرنا بڑی تھیں ہے لیکن اسی سوچ میں فشاد جمال کا حق اس وقت غیر محسوس املاک میں پیدا ہاتا ہے جب دین خطرت سے من موڑتے ہوئے صرف دینی ترقی کوی تصدیقیات بنادیا جاتا ہے۔ ترقی سے اج میڈیا اور نساب کے ذریعے اسی سوچ کو زمین میں مسلسل پختہ ترکیا جا رہا ہے۔ تبتجاں مادی ترقی کی دوڑ میں اُنک کر انسان ایک ایسا مٹھیں نہایاں میں چکا رہے کہ جنگ سے شامیک قوانین سے بالا ترسی طاقت سے منسوب ہے۔

نظر و فلسطینی عرب سے*

کرنے کو وہ تمہارے ملک میں بیویوں کو لائے اور لا کر بیانے سے باز رہی۔ دہاں کوئی تمہاری بات نہیں شے گا۔ کیونکہ مغرب کی جان کی رُگ (جو قوم تھے) بنے پڑے ہیں) یا انگریزوں کی جان کی رُگ (جو تمہارے ملک کے حاکم ہے ہوئے ہیں)

بیویوں کے پچھے ملے ہے
بیوپ کے سارے ملکوں خوسماً مشریقِ ممالک (الگستان سمیت اور آج امریکہ سمیت) کی تحریرت، صنعت اور تعدادیات پر بخوبی قابض ہو چکے ہیں، اس لیے انگریز اور قوم تھے وہی پکو کرے گی جو بخوبی پاہیں گے۔ اس لیے قوم تھے ایضاً الگستان کے پیچے دوڑنے کی بھائے اپنی خودداری سے کام لواداری جو جوہر کے سوز سے انگریزوں اور بیویوں کا پہنچنے ملک سے باہر پڑے گا۔

خا ہے میں نے غایی سے انتوں کی نجات
خودی کی پروردش و لذتِ حمود میں ہے

تشویح:

جھیں چاہیے کہ اپنے اسلاف (بزرگوں) کی طرح اپنی خودی کی تربیت کرو اور ترقی کی بنا پر ملے کردے اپنی خودی کی بیعت ہمارے اساف کے پیشہ جو رکارہ ہے تھے، جن سے دنیا کا نہ اٹھی تھی اور انہوں نے ایک حالم کو تحریر کر لیا تھا۔ چنانچہ میں نے تحریر کارہ اور بزرگ لوگوں سے یہ بات ان رکی ہے کہ انکوی قلامِ قومِ غلابی سے پیغمبار امامِ کراہی خدا چاہتی ہے تو اسے پہلے اپنے اور اپنی خودی کو بیدار کرنا چاہیے۔ اپنی خدا کا حقیقی سامن کر کے اپنی فتوؤں اور ملاجیتوں سے اپنی ایسا چاہیے اور پھر ان کو محل میں لا کر آؤں اور بالکوں کے خلاف آٹھ کھڑے ہونا چاہیے۔ اسی میں آزادی کا راز پوچھیدہ ہے۔

یاد رکو کو اپنی خالیہ ایضاً انگریزوں کے سامنے مطالبات پیش کرنے سے بکھر جاں گے۔

اگر تم اپنی ذات کا درخت نہ کریں اور اس کی خواہیں کی تو کوئی وجہ نہیں کشم دو بارہ اگر اور حاکم نہیں چاہیے فطرت کا اٹل فیصلے ہے جو بدل نہیں سکتا۔ سو یہیں چاہیے کہ اپنی خودی کی تربیت طرف توجہ کرو، تاکہ ان قاتلوں کے ہدیوں سے بچاتے حاصل کر سکے۔
در سرے الفاظ میں پہلے شعر خودی پیدا کرے اور پھر جذبہ نہیں خودوں کی اگر دو بالوں کے بوجل یا جھلکوں پر درد و ہکاؤں شدت کے ساتھ جھکا کر اس کے سامنے پہاڑ بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ پھر خود کے پیرے سامنے خیر اللہ کی کوئی حیثت نہیں ہے، انہاں کو سملیے پہنچنے پڑتا ہے۔

کاش پاکستان کے اہم سید اقتدار، اقتصادی پرogram کے سامنے رکھ، پاکستانی مسلمانوں کی خودی کی پوریں کامی کرنی پڑے گرام مدنیں نہیں تھیں کہ حصولِ مدد کی طرف پہنچنے پڑے جاسکے۔

اقبال نے کچھی کی حد تک سب بکھر کر دیا ہے، اب خود رہت اس بات کی ہے کہ تم ان کے برادرات پر عمل کریں تاکہ دنیا کا خوت میں مرغیوں کے

اس نعم میں اقبال نے عربوں کو ساحلِ فلسطین کے طلب سے رہائی حاصل کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔ مسلمان کے ول میں ملکِ اسلام یہ کی بخوبی کا بڑا درد تھا۔ وہ دن رات قلطانِ عربوں کے گھم میں گھٹے رجت تھے اور یہ قلم ان کے غلوں اور جہت کی، جو انہیں اس قوم کے ساتھ تھی، جویں حد تک حکایت کرتی ہے۔ واضح ہو کر جو سے طلامِ محروم لے خودا یکہ ربِ قریباً تھا کہ ”یعنی عربوں سے غیر مخلوق جہت ہے کہ انکے لوگ سر کارہ و عالمِ سفیح ہے ایک نسبت رکھے ہیں، عربی بولتے ہیں، وہ زبانِ جس میں خودوں کوں قلمِ فلسطین کا تکفیر مانتے تھے۔“ (پروفیسر سعید بخش)

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوہ سے قارغ
میں جاتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے

مشرویہ:
اے قسطنطین کے عرب امیں جاتا ہوں کو جیرے و بودیں اپنیں تک وہی آتش موجود ہے جس کے سوہ سے زمانہ (ڈنیاۓ کفر) اپنیں تک قارغِ نہیں ہوا ہے یعنی کفار (لیکن) بخوبی مظلومین نہیں ہوتے ہیں کہ تم نے عربوں کو ذر کر لیا ہے۔ وہ اپنیں تک اس اگ کو صلاح الدینِ ایوبیؑ بلکہ حضرت خالد بن ولیہؓ نے ہوش کا نہیں سمجھا تھا کی تو شیش میں لگا ہوئے تھے۔ ”سوہ“ سے اقبال کی مراد وہ جذبہ جہاد ہے جو سر کارہ و عالمِ سفیح کی تقلیمات سے پیدا ہوتا تھا۔

آزادی کی حرارت عربوں کی کھنی میں موجود ہے۔ اس تاثر میں طلام کہتے ہیں کہ قسطنطین کے عرب امیں جاتا ہوں کہ تمہارے حصول میں وہ آگ موجود ہے جس نے کیفی قارغ اور عدا کے جھٹکے اٹک دیے تھے لیکن تمہارے اگر جو حاکم (بجھکلی) بھکر حیم میں تکوں کی قلت کے بعد قسطنطین پر چاہیں ہو گے تھے اور انہوں نے وہاں بیویوں کو اس لیے بہانا شروع کر دیا تھا کہ اس سلکِ قسطنطین میں بخوبیوں کی ایک آزادی یا است اسرائیل کے نام سے قائم کی جاتے۔ تمہاری قدرِ عربوں اور انگریزوں اور مطابقوں سے حبیبیں آزادیں کریں گے اور بخوبیوں کو تمہارے ملک میں لا کر بساٹے سے باز ہوں اسیں کے تاویلِ قلم اسی سوہ اور آگ سے کامِ دلو گے جو تمہاری کشت میں موجود ہے۔

تری دوا نہ جنیوں میں ہے نہ لہن میں
فرنگ کی رُگ جاں پنج بیویوں میں ہے
مشرویہ:

تم اعلیٰ جو باریں، اپنے بون کی حرارت کا عمل میں لا کر آزادی حاصل کرنے میں پہنچو ہے اپنے بدن کی حرارت کا عمل میں لا کر آزادی حاصل کرنے میں ہے، نہ اس میں کوئی نہیں جا کر قوم تھمہ سے خراہ کرے یا الگستان میں جا کر انگریزوں کی حدت



In 1909 Muhamud Shevket Pasha became Prime Minister (1908-1913) of Turkey. Three Jewish Ministers of his Cabinet (Construction, Trade and Finance) succeeded to permit Jewish ownership rights and to buy land in Palestine by using administrative & personal influence.

In 1914 during First World War both Turks and Arabs emerged as rival. American University in Beirut (AUB) played a pivot role to facilitate an Arab Christian intellectuals to encourage Turk and Arab Nationalism. Moreover, Thomas Edward Lawrence (1888-1935) British Army Officer, explorer, scholar, writer Military strategist, linguist known as **Lawrence of Arabia** who organized the Arabs revolt against Ottoman Empire.

1914 - 1918 during 1st World war President of Zionist movement Dr. Wiseman who was the Professor of Chemistry in Manchester University not only offered Jewish intelligence from all over the world but presented chemical weaponry secrets to Britain if they pledged to establish Jewish state in Palestine.

In 1917 the British government announced its public statement (Balfour Declaration) to support for the establishment of "national home for the Jewish people" in Palestine with a small minority Jewish population. First a group of Jewish migrated into Palestine from Russia then from England and so on. British leaders like **Lord Hanning Field** and **Salisbury** supported Zionist movement. They forced Turkish Sultan Abdul Hameed to recognize the right of Jews in Palestine.

In 1920 Sevres Treaty was made under which a peace pact occurred between **Sultan Waheed-ud-Deen** of Turkey and Allied forces as a result of this pact Ottoman Empire was abolished. In fact, Allied forces

took control over Turkish economy.

During 1920-1948 three Jewish Terrorist groups i.e. Haganah, Eastern Gange and Argen under the leadership of **Yosef Hecht, Herzaq Shameer** and **Menachem Begin** respectively were active in killing & evicting Palestinian from their homeland. Later on, both Shameer and Begin became Prime Ministers of Israel.

Balfour Declaration a mile stone in Zionist movement which was made in return of Dr. Wiseman scientific innovation gave Great Britain upper hand in 1st World War and also pleased the American Jews who had control over American Banking system. **Lord Balfour** wrote in his personal Diary "making any decision about Palestine we should not care the 6 million inhabitants; Zionism is more important for us". Palestine was not a bare land. A nation had been settled there for the last two thousand years. In fact, **Balfour Declaration** was a deliberate deception targeting the Arabs.

لیکن اپنے نسل کے لئے

فیض احمد فیض

فیض کی پتھر ان کی مشہور رمان "تم بکھر گے" سے کافی طبق جلتی ہے۔
تم اپنے نسل کے خابروں کے خابروں کے ہم 15 جون 1983ء کو تھی۔ پسروقات
نے فیض کی قدمیں ملی تھیں۔

تم جیتنے کے
بوقوف اک دن جیتنے کے
کیا خوف زیاد تھا
بے صد و سو ہر نازی کا
صف بدھیں ارادت الشہدا
اڑ کاٹے
تم جیتنے کے
بوقوف اک دن جیتنے کے
قد جان لئی و رسم الباطل
اڑ سایج جوت رکھے
پھر کام اور ہے
باڑ اک دن جیتنے کے

Why Jinnah said Israel is an illegitimate son of West MIK

Why Jinnah said “Israel is an illegitimate son of West”?

Ijaz Khan

A statement of Muhammad Ali Jinnah (Founder of Pakistan) that Israel is an illegitimate son of West. When It was interrogated how a state can be unlawful in contemporary era where an organization like League of Nations and United Nation Organization having prime role to maintain world peace which is questionable now. I found the answer in past which exposed to me who is who in the history and how Palestine paying for Europe's crimes to carve out a Jewish state where they were in small minority. Birth of Israel in chronological order for better understanding:

2000 years of Jewish exodus from Egypt, wherever they settled e.g. Spain, Germany, Turkey etc. have been creating conspiracy theories, stabbed on back and unrests over there. It is high time to stop them destroying world peace.

In 1799 French Army Officer **Napoleon Bonaparte** (1769-1821) had issued a proclamation to the Jews to support him on his Syrian campaign in return he will help to establish Jewish state in Palestine.

In 1896 **Theodor Herzl** (1860-1904) Political Activist, Journalist (Father of Zionist Movement) planned to establish Jewish homeland in Palestine. He invented religious slogan “Palestine Suleman” to boost Zionist movement. He assembled Jewish people in Palestine area to draw League of Nations' attention toward the need of Jewish's national state.

In 1897 Lord **Walter Rothschild** (1868-1937) British Banker, Politician, Zoologist and Zionist leader arranged First Zionist Congress in Basel, Switzerland chaired by Theodor Herzl. He transformed popular phenomenon into a political movement.

In 1898 Jewish lobby convinced Kaiser William of Germany (Personal Friend of Sultan) that during his visit to Turkey he would ask Sultan to accept the Jewish resolution. Sultan ignored his appeal. William did not insist because if Sultan knew the hidden motive; Germany would be deprived from Berlin Bagdad Railway link.

1901 Dr. Herzl established Zionist Colonial Bank (A Bank without state) with Principle amount £ 30M. Dr. Herzl offered in debt relief and financial aid to Turkish Sultan Abdul Hameed, in return Sultan replied that he will not allow an Inch of Palestinian land to the Jews. Dr. Herzl not only threatened him for bad consequences but also started conspiracies to oust Sultan and pressurized him through external regimes.

In 1902 after the death of Dr. Herzl, Headquarter of Zionist movement shifted to Cologne, Germany later a hidden branch was established in a Palestinian port.

In 1909 Sultan Abdul Hameed was deposed from power, **Freemasons** (group of Jewish community who deceptively became Muslims and Westernized Muslim) emerged as Turkish nationalist and influenced Turkish Army playing a key role to destabilize government.

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefyline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگر فری

میں بھی دستیاب ہے

بر قسم کی کھانسی میں
 یکسان مفید

